SUN.20.April 2025
VOLUME:20 NO:98
Mob:8055362952
Price: 3=00
Pages:4+4=8

Established May 1994 : قائم شدہ مئی

ورقِ تازہ
ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروزاتوار 20/اپریل 2025
جلد:20 شمارہ: 98
21/شوال المکرم 1446ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com-Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

الحاج قاضی نوید محی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
KANGAN JEWELLERS
کنگن جویلرس
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بنا کر دیئے جاتے ہیں۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

سنجولی مسجد کیس: وقف بورڈ نے عدالت میں داخل کیا جواب

8 مئی سے قبل سنایا جائے گا حتمی فیصلہ!

سنجولی: ہماچل پردیش واقع سنجولی میں موجود مسجد کو لے کر جاری تنازعہ پر عدالتی کارروائی اپنے آخری مراحل میں داخل ہو چکی ہے۔ ہفتہ کے روز سنجولی مسجد میں مبینہ ناجائز تعمیرات کو لے کر میونسپل کارپوریشن کمشنر کی عدالت میں سماعت ہوئی۔ اس دوران وقف بورڈ کی جانب سے عدالت میں جواب داخل کیا گیا۔ ساتھ ہی بورڈ کی طرف سے 2 ذیلی منزلوں کے مالکانہ حقوق کے کاغذات عدالت میں پیش کرنے کے لیے 3 مئی تک کا وقت طلب کیا گیا۔ اس معاملے میں عدالت نے آئندہ سماعت کے لیے 3 مئی کی تاریخ مقرر کی ہے۔ میونسپل کارپوریشن کمشنر نے عدالت میں کہا کہ وہ 8 مئی سے پہلے ہر حال میں اس معاملے پر فائنل آرڈر سنائیں گے۔ اگر ضرورت پڑی تو 3 مئی کے بعد روزانہ میونسپل کارپوریشن کمشنر کے دفتر میں اس معاملے پر سماعت ہوگی۔ ساتھ ہی کمشنر نے مسجد کمیٹی سے اوپر کی 2 منزلوں سے دیواریں جلد از جلد ہٹانے کے لیے کہا ہے۔ سنجولی مسجد کمیٹی کے چیف محمد لطیف نے اس معاملے میں جانکاری دیتے ہوئے بتایا کہ ہفتہ کے روز سماعت میں وقف بورڈ کی طرف سے جواب داخل کر دیا گیا ہے۔ 2 ذیلی منزلوں سے متعلق دستاویز پیش کرنے کے لیے 3 مئی تک کا وقت طلب کیا گیا تھا۔ ساتھ ہی محمد لطیف نے بتایا کہ مسجد میں اوپری منزلوں سے ناجائز تعمیرات ہٹانے پر کام کیا جا رہا ہے۔ مقامی باشندوں کی طرف سے عدالت میں پیش وکیل جگت پال نے کہا کہ ہائی کورٹ نے اس معاملے کا نمٹارہ کرنے کے لیے میونسپل کارپوریشن کمشنر کی عدالت کو 6 ہفتوں کا وقت دیا تھا۔ یہ مدت کار 8 مئی کو ختم ہو رہی ہے۔ اگر 3 مئی کو حتمی فیصلہ نہیں سنایا جاتا ہے تو میونسپل کارپوریشن کمشنر اپنے دفتر میں روزانہ 7 مئی تک اس معاملے کو سنیں گے۔ کمشنر نے کہا ہے کہ وہ ہر حال میں 8 مئی سے قبل اس معاملے میں فائنل آرڈر پاس کریں گے۔ واضح رہے کہ شملہ کے ملیانا میں کچھ نوجوانوں کی پٹائی کے بعد سنجولی مسجد تنازعہ اٹھا تھا اور ہندو تنظیموں نے ناجائز تعمیرات کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا تھا۔ 11 ستمبر کو سنجولی مسجد کمیٹی نے ناجائز بتائے جا رہے حصہ کو ہٹانے کی پیشکش کی تھی۔ 5 اکتوبر کو میونسپل کارپوریشن کمشنر کی عدالت نے مسجد کی 3 منزلیں توڑنے کو منظوری دی۔ اس کے بعد اس معاملے پر کمشنر اور ایڈیشنل ضلع وسیشن جج کی عدالت میں کافی وقت تک سماعت چلی۔ ایڈیشنل ضلع وسیشن جج کی عدالت سے بھی مسلم طبقہ کے حق میں فیصلہ نہیں آیا تھا۔ مسلم فریق کی طرف سے فیصلے کو چیلنج پیش کرنے والی عرضی ایڈیشنل ضلع وسیشن جج نے 30 نومبر کو خارج کر دی تھی۔ اب ذیلی 2 منزلوں کے جواز پر میونسپل کارپوریشن کمشنر کی عدالت میں معاملہ چل رہا ہے۔

'اگر آپ مجھے مجبور کریں گے تو میں سب کچھ اکھاڑ پھینکوں گا'

وقف اور ہندی زبان معاملہ پر ادھو ٹھاکرے کا حکومت کو دو ٹوک

شیوسینا (یو بی ٹی) کے سربراہ ادھو ٹھاکرے نے وقف ترمیمی قانون اور ہندی کو مہاراشٹر میں لازمی قرار دیے جانے کی سخت مخالفت کی ہے۔ انہوں نے حکومت پر حملہ کرتے ہوئے کہا کہ "ہم سب کی بات پیار سے سنیں گے، لیکن اگر آپ مجھے مجبور کریں گے تو میں سب کچھ اکھاڑ کر پھینک دوں گا۔" وقف کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ اس قانون کے تحت وقف میں غیر مسلموں کی تقرری کا التزام ہے، ہم اس کے خلاف تھے۔ سپریم کورٹ نے بھی وہی سوال اٹھایا جو ہم نے پوچھا تھا۔ اگر آج وقف بورڈ میں غیر مسلموں کو قبول کر لیا جاتا ہے تو کیا گارنٹی ہے کہ کل مندروں میں غیر ہندوؤں کی تقرری نہیں ہوگی؟ بھارتیہ مزدور سنگھ کی 57 ویں سالانہ جنرل میٹنگ میں ادھو ٹھاکرے نے مذکورہ بالا باتیں کہیں۔ انھوں نے واضح لفظوں میں کہا کہ "ہم آنکھ بند کر کے حمایت نہیں کریں گے۔ ہندی نہ بولنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ ہندو نہیں ہیں۔" ادھو ٹھاکرے نے دو ٹوک کہا کہ ہم مراٹھی بولنے والے کٹر ہندو آپ سے زیادہ محب وطن ہیں۔ حکومت پر تنقید کرتے ہوئے ادھو کہتے ہیں کہ وہ وقف بورڈ اور زبان سے متعلق مسائل پر تنازعہ پیدا کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ ہندی کو لازمی قرار دینے کے ریاستی حکومت کے فیصلے کی مخالفت کرتے ہوئے ادھو ٹھاکرے نے کہا کہ "ہم سب کی بات پیار سے سنیں گے، لیکن اگر آپ مجھے مجبور کریں گے تو میں سب کچھ اکھاڑ پھینکوں گا۔ مراٹھی لوگ یہاں کئی نسلوں سے رہ رہے ہیں، وہ ہمارے ذریعہ شروع کی گئی مراٹھی تدریسی کلاسوں میں آرہے ہیں۔ ہم ہندی کو جبراً مسلط کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔" وہ مزید کہتے ہیں کہ "آپ یہاں کا نمک کھاتے ہیں اور مراٹھی کی مخالفت کرتے ہیں۔ جب ہماری حکومت تھی تو کسی میں ایسا کرنے کی ہمت نہیں تھی۔" ادھو ٹھاکرے نے اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا کہ "میری حکومت کیوں گرائی گئی۔ شیوسینا صرف استعمال اور پھینکنے کے لیے نہیں ہے۔ یہ شیوسینا ہمیں انصاف دلانے کے لیے ہے، یہ مراٹھی لوگوں کے لیے شیوسینا ہے۔ اگر امتیازی سلوک ہونے والا ہے تو ہمیں خیال رکھنا چاہیے کہ ایسا نہ ہو۔ خواہ کچھ بھی ہو، آپ کو شاخہ کے ساتھ ہم آہنگی کرنی چاہیے۔"

مدھیہ پردیش کے ساگر میں 'لو جہاد' کا الزام لگا کر توڑ پھوڑ

دکانیں نذر آتش، پولیس فورس تعینات

ساگر: (ایجنسیز) مدھیہ پردیش واقع ساگر ضلع کے سنودھا علاقہ میں ہفتہ کے روز 2 طبقات میں تصادم نے تشدد والے حالات پیدا کر دیے۔ اکثریتی طبقہ نے 'لو جہاد' کا معاملہ بتا کر ہنگامہ شروع کیا، جس کے بعد علاقے میں خوف و دہشت پھیل گئی۔ کچھ مقامات پر توڑ پھوڑ اور آگ زنی کا واقعہ انجام دیا گیا، جس نے اکثریتی اور اقلیتی طبقہ کے درمیان تصادم والے حالات پیدا کر دیے۔ بتایا جاتا ہے کہ شورش پسندوں نے مقامی دکانوں میں توڑ پھوڑ کی اور کچھ مکانات کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ اس توڑ پھوڑ اور آگ زنی کی خبر جب سنودھا تھانہ پولیس کو ملی، تو وہ فوراً جائے وقوع پر پہنچی۔ حالات کو قابو میں کرنے کے لیے پولیس نے مشتعل بھیڑ کو سمجھانے کی کوشش کی، لیکن اس کا کوئی خاص فائدہ نہیں ہوا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق حالات بگڑتے دیکھ قریبی تھانوں سے پولیس فورس بلایا گیا۔ مشتعل لوگوں کو منتشر کرنے کے لیے آنسو گیس کے گولے بھی داغے گئے اور ہلکی طاقت کا استعمال کرتے ہوئے شورش پسندوں کو کھدیڑا گیا۔ علاقے میں پولیس فورس کی تعیناتی کر دی گئی ہے تاکہ کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آئے۔ گاؤں میں حالات اب بھی کشیدہ ہیں۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ وکاس شاہوال، اے ایس پی لوکیش سنہا، ایس ڈی او پی پرکاش مشرا سمیت دیگر افسران موقع پر موجود ہیں۔ لوگوں کی یہ ناراضگی اس وقت سامنے آئی جب اکثریتی طبقہ کی ایک لڑکی عین شادی والے دن مبینہ طور پر اپنے عاشق کے ساتھ فرار ہوگئی۔ حالانکہ ابھی تک لڑکا اور لڑکی کا کوئی پتہ نہیں چل سکا ہے۔ لڑکی کے رشتہ داروں کا کہنا ہے کہ شادی کی تیاری پوری ہو چکی تھی، اچانک لڑکی غائب ہوگئی۔ جب اس کی تلاش شروع کی گئی اور ملزم نوجوان کے گھر پہنچ کر اس کے بارے میں پتہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ وہ بھی غائب ہے۔ جب یہ بات پھیلی تو لڑکی کے اہل خانہ اور خاندان میں ناراضگی کی لہر دوڑ گئی۔ انھوں نے اسے 'لو جہاد' کا معاملہ بتاتے ہوئے ہنگامہ شروع کر دیا۔ اس معاملے میں بی جے پی لیڈر اور نریاولی اسمبلی حلقہ سے رکن اسمبلی پردیپ لاریا کا کہنا ہے کہ گاؤں کی ایک لڑکی کو خاص طبقہ کا نوجوان اپنے ساتھ لے گیا، جس کے بعد تنازعہ پیدا ہو گیا۔ انھوں نے یہ بھی بتایا کہ نوجوان مجرمانہ روش رکھتا ہے۔ پردیپ لاریا کا کہنا ہے کہ "اس طرح کا یہ پانچواں واقعہ ہے۔ میں نے کل ہی ٹی آئی اور ایس پی سے بات کی تھی۔ یہ ایک فکر انگیز معاملہ ہے، اس تعلق سے کیس درج ہونا چاہیے۔" بی جے پی کے ریاستی صدر وی ڈی شرما کا بھی اس معاملے میں ردعمل سامنے آیا ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ "یہاں بی جے پی حکومت ہے، سخت کارروائی ضرور ہوگی۔ لو جہاد اور اپنی شناخت چھپا کر بیٹیوں کو گمراہ کرنے والوں کو کسی بھی حال میں بخشا نہیں جائے گا۔ ایسی سرگرمیاں قطعی قبول نہیں ہیں۔" انھوں نے مزید کہا کہ "کسی کو قانون اپنے ہاتھ میں نہیں لینا چاہیے۔ قانون اپنا کام کرے گا۔ بی جے پی حکومت میں اصولوں کے مطابق سخت کارروائی کی جائے گی۔"

ممبئی: 'مندر ٹوٹا ہے، حوصلہ نہیں'، ناراض جین برادری نے انتظامیہ کے خلاف نکالی ریلی

ممبئی: 19/اپریل (ایجنسیز) ممبئی کے وِلے پارلے علاقے میں 90 سال پرانے پارشوناتھ دگمبر جین مندر کے انہدام پر پورے ملک کی جین برادری میں شدید ناراضگی ہے۔ ہفتہ (19 اپریل) کو ممبئی میونسپل کارپوریشن کی کارروائی کے خلاف جین برادری کے لوگوں نے بڑی تعداد میں ایک پُرامن ریلی نکالی۔ ریلی سے قبل جین برادری کے افراد نے منہدم مندر میں آرتی کی۔ ریلی میں شامل افراد نے ہاتھوں میں پلے کارڈز اٹھا رکھے تھے، جن پر لکھا تھا 'مندر ٹوٹا ہے، حوصلہ نہیں'۔ جین برادری کے لوگ مندر کی از سر نو تعمیر کا بھی مطالبہ کر رہے ہیں۔ جین برداری کے اس احتجاج کو کانگریس پارٹی کا بھی ساتھ مل گیا ہے۔ مقامی رکن پارلیمنٹ اور کانگریس لیڈر ورشا گائیکواڈ نے آج جین برادری کی ریلی میں شرکت کر کانگریس کی حمایت کا اظہار کیا۔ انہوں نے انہدامی کارروائی کے حوالے سے ریاستی حکومت کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ "عبادت گاہوں کی دیکھ ریکھ کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے، لیکن ایسا ہوتا نظر نہیں آ رہا ہے۔ یہ کارروائی ایک منظم سازش کے تحت منصوبہ بند طریقے سے کی گئی ہے۔ امن پسند جین برادری کو اس سازش کے خلاف سڑکوں پر اترنا پڑا ہے۔" ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ راجستھان اور ممبئی میں جین برادری کی ریلیوں میں برسراقتدار پارٹی کے اراکین اسمبلی اور وزراء کی شرکت نے مجھے خاصا حیران کیا ہے۔ حکمراں پارٹی کے لیڈران ریلیوں میں کیوں شامل ہو رہے ہیں، جب کہ وہ خود حکومت میں ہیں۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق ممبئی کے وِلے پارلے کے نیمی ناتھ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی علاقے میں 90 سال پرانا ایک جین مندر تھا۔ بی ایم سی نے اس مندر کو منہدم کرنے کا نوٹس جاری کیا تھا۔ جین برادری اس کے خلاف عدالت گئی، نچلی عدالت نے ان کی عرضی خارج کر دیا۔ اس کے بعد ان لوگوں نے ہائی کورٹ کا رخ کیا۔ جین برادری کا الزام ہے کہ بی ایم سی انتظامیہ نے ہائی کورٹ کے فیصلے کا انتظار کیے بغیر ہی جلد بازی میں مندر کو منہدم کر دیا۔ ہائی کورٹ نے مندر معاملے میں بدھ، 16 اپریل کو سماعت مقرر کی تھی۔ جین ابرادری کا الزام ہے کہ عدالت کے ذریعہ کارروائی پر روک لگانے کا بھی حکم دیا گیا تھا۔ اس کے باوجود میونسپل کارپوریشن نے یہ کارروائی کی ہے۔ جین برادری کا یہ بھی الزام ہے کہ بدھ کو ہائی کورٹ کے ذریعہ انہدامی کارروائی پر روک لگائے جانے کے بعد بھی میونسپل کارپوریشن کے ایسٹ وارڈ کے افسر نوناتھ گھاڑگے نے منمانا حکم جاری کرتے ہوئے یہ کارروائی کی۔ پولیس حفاظت میں جے سی بی کی مدد سے دگمبر جین مندر کو کچھ ہی منٹوں میں منہدم کر دیا گیا۔ جین برادری کے لوگوں نے اس انہدام کے ذمہ دار میونسپل افسر کو فوری طور پر معطل کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ ساتھ ہی میونسپل کارپوریشن سے فوراً اپنے خرچ پر نیا مندر تعمیر کرنے اور اس معاملے میں عوامی طور پر معافی مانگنے کا بھی مطالبہ کیا گیا ہے۔

اجمیر درگاہ کی آمدنی اور اخراجات کی

سی اے جی کرے گی جانچ' غیر ملکی فنڈنگ کی شکایت ملی

نئی دہلی: سی اے جی اجمیر میں خواجہ معین الدین چشتی کی درگاہ میں آمدنی و چڑھاوا اور اخراجات کی جانچ کرے گی۔ ساتھ ہی خادموں کے دونوں انجمنوں کی بھی تحقیقات کرے گی۔ مرکزی حکومت نے ہی سی اے جی کو اس تحقیقات کا حکم دیا ہے اور اس کے لیے صدر جمہوریہ سے بھی منظوری مل چکی ہے۔ دراصل پرائیویٹ اداروں کی سی اے جی تحقیقات کے لے صدر جمہوریہ کی منظوری ضروری ہوتی ہے۔ ایڈیشنل سالیسٹر جنرل آف انڈیا نے ہائی کورٹ میں سماعت کے دوران صدر جمہوریہ سے منظوری ملنے کی اطلاع دی۔ دہلی ہائی کورٹ میں سماعت کے دوران عدالت اور انجمنوں کے وکیل آشیش کمار سنگھ کو اس سے اے جی تحقیقات کے حوالے سے معلومات فراہم کی گئیں اور انہیں آرڈر کاپی فراہم کی گئی۔ ہائی کورٹ نے صدر جمہوریہ کی منظوری اور مرکزی حکومت کے حکم کو ریکارڈ پر لانے کو کہا ہے۔ حکم جاری ہوتے ہی تحقیقات شروع کر دی جائے گی۔ واضح ہو کہ مرکزی حکومت کی اقلیتی امور کی وزارت نے گزشتہ سال 15 مارچ کو درگاہ کی انجمنوں کو سیکشن 20 سی کے تحت نوٹس جاری کیا تھا۔ یہ نوٹس مرکزی وزارت داخلہ کے مشورے پر جاری کیا گیا تھا۔ نوٹس کے ذریعہ انجمنوں کی آمدنی اور اخراجات کی تحقیقات سی اے جی سے کرائے جانے پر جواب طلب کیا گیا تھا۔ ذرائع سے ملی اطلاعات کے مطابق وزارت داخلہ کو یہاں غیر ملکی فنڈنگ ہونے اور زیارت کے بدلے ملنے والی رقم کو غلط کاموں میں استعمال کیے جانے کی شکایت ملی تھی۔ خادموں کی انجمنوں نے راجستھان ہائی کورٹ کے وکیل آشیش کمار سنگھ کے نوٹس کا جواب دیا اور ساتھ ہی نوٹس کو دہلی ہائی کورٹ میں چیلنج بھی کیا۔ اقلیتی وزارت کی نوٹس کو گزشتہ سال 23 مئی کو ہائی کورٹ میں چیلنج کیا گیا تھا۔ نوٹس کے جواب اور ہائی کورٹ میں داخل عرضی میں کہا گیا کہ خادموں کو زیارت کرانے کے بدلے عقیدت مند اپنی خوشی سے بخشش دیتے ہیں۔ اسی پیسے سے خادموں کے پریواروں کا خرچ چلتا ہے۔ خادم درگاہ میں خدمت کے جذبے سے کام کرتے ہیں۔ دہلی ہائی کورٹ میں کہا گیا تھا کہ صدر جمہوریہ کی منظوری کے بغیر پرائیویٹ اداروں کی سی اے جی کے ذریعہ تحقیقات نہیں کرائی جا سکتی۔ اجمیر میں خواجہ معین الدین چشتی کی درگاہ پر خادموں کی دو انجمنیں یعنی ادارے ہیں۔ درگاہ میں عطیہ خانہ میں چڑھاوے کی رقم حکومت کی دیکھ ریکھ میں چلنے والی درگاہ کمیٹی کو ملتی ہے۔ زائرین کو درگاہ میں زیارت کرانے کی ذمہ داری خادم سنبھالتے ہیں۔ سیکڑوں کی تعداد میں درگاہ سے وابستہ خادموں کو زیارت کے لیے آنے والے عقیدت مندوں سے پیسے ملتے ہیں۔ خادموں کو جو پیسے دیے جاتے ہیں، ان میں سے درگاہ پر کتنا پیسہ خرچ کیا جاتا ہے۔ فلاح و بہبود کے کتنے کام ہوتے ہیں اور زائرینوں کی کوئی مالی مدد کی جاتی ہے یا نہیں، سی اے جی ان تمام کی تحقیقات کرے گی۔ اس کے علاوہ خادموں کی انجمنیں رجسٹرڈ ہیں یا نہیں اور وہ قوانین کے عین مطابق کام کر رہی ہیں یا نہیں، اس کی بھی تحقیقات ہوگی۔ ساتھ ہی، کیا انجمنوں کو زائرین سے پیسے لینے کا حق ہے یا نہیں اس کی بھی تحقیقات ہوگی۔ فی الحال گزشتہ 5 سالوں کی آمدنی - چڑھاوے اور اخراجات کا آڈٹ ہوگا۔ صدر جمہوریہ کی منظوری کے بعد مرکزی حکومت کے محکمہ خزانہ نے حکم بھی جاری کر دیا ہے کہ دونوں انجمنوں کی گزشتہ 5 سال کی آمدنی اور اخراجات کی تحقیقات کی جائے گی۔

سماجی انصاف کے خلاف سازشیں ناکام ہوں گی، آئین ہی سب سے بالا: اکھلیش

آگرہ: سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو نے ہفتہ کو آگرہ پہنچ کر ریاستی حکومت پر سخت تنقید کی اور دعویٰ کیا کہ سینئر لیڈر اور راجیہ سبھا کے رکن رام جی لال سمن کے گھر پر حملہ ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ واقعہ سماجی انصاف اور آئینی اقدار پر حملے کا ایک اور ثبوت ہے۔ اکھلیش نے کہا کہ ہمیں بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے بنائے ہوئے آئین اور قانون پر مکمل بھروسہ ہے۔ جو لوگ تلواریں لہرا کر آئے، جو گالیاں دیتے ہیں، وہ آج بھی سوشل میڈیا پر سرگرم ہیں لیکن ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوتی۔ انہوں نے کہا کہ سماجوادی پارٹی قانون پر یقین رکھتی ہے، جبکہ بی جے پی حکومت قانون کو نظر انداز کر کے اپنے مخالفین کو نشانہ بناتی ہے۔ اکھلیش نے کہا کہ بی جے پی حکومت پسماندہ، دلت اور اقلیتوں کو ڈرا کر ان کے حقوق سلب کرنا چاہتی ہے کیونکہ یہ طبقے پی ڈی اے (پسماندہ، دلت، اقلیت) کی شکل میں متحد ہو کر سماجوادی پارٹی کے ساتھ کھڑے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ من مانی کا دور اب ختم ہونے والا ہے کیونکہ اس ملک میں آئین سب سے بالا ہے اور وہی ملک کی رہنمائی کرے گا۔ اکھلیش یادو نے انکشاف کیا کہ انہیں جان سے مارنے کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے کہا جا رہا ہے کہ "جیسے پھولن دیوی کو مارا، ویسے تمہیں ماریں گے"۔ سوال یہ ہے کہ آخر ان لوگوں کے پیچھے کون ہے؟ بی جے پی کے لوگ سوشل میڈیا پر کچھ بھی لکھ سکتے ہیں، لیکن نہ ان پر ایف آئی آر ہوتی ہے اور نہ ہی کوئی قانونی کارروائی۔ پولیس محکمے میں ذات پات پر مبنی بھرتیوں پر سوال اٹھاتے ہوئے اکھلیش نے کہا کہ پہلے الزام لگایا جاتا تھا کہ پولیس میں صرف یادو بھرتی ہوئے ہیں لیکن آج کے اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ پولیس تھانوں میں حکومت کے خاص لوگوں کا غلبہ ہے۔ مثال کے طور پر آگرہ کے 48 تھانوں میں پی ڈی اے طبقے کے افراد کی نمائندگی نہ ہونے کے برابر ہے۔ انہوں نے ریاست میں حالیہ دلت مخالف واقعات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ الہ آباد میں ایک دلت کو اس لیے جلا دیا گیا کیونکہ اس نے ایک خاص ذات کے لوگوں کی فصل کاٹنے سے انکار کر دیا تھا۔ آگرہ میں ایک شادی میں دولہے کو صرف اس لیے گھوڑی سے اتار کر پیٹا گیا کیونکہ وہ بابا صاحب کے گانے بجا رہا تھا۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ حکومت اپنی ناکامیوں کو چھپانے کے لیے نفرت اور تقسیم کی سیاست کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سمن پر حملہ دراصل پی ڈی اے کی آواز کو دبانے کی کوشش ہے لیکن سماجوادی پارٹی آئین کے تحفظ اور سماجی انصاف کی لڑائی میں پیچھے نہیں ہٹے گی۔

جے ای ای مین سیشن 2 نتائج کا اعلان 24 امیدواروں کو صد فیصد نشانات

نئی دہلی (آئی اے این ایس (نیشنل ٹسٹنگ ایجنسی (این ٹی اے (نے ہفتہ کے دن اپنی ویب سائٹ jeemaing.nta.nic.in پر جے ای ای مین 2025 سیشن 2 پیپر 1 کے نتائج باقاعدہ جاری کر دیئے۔ غور طلب ہے کہ 24 امیدواروں نے 100 فیصد نشانات حاصل کئے۔ ٹاپرس کی بڑی تعداد کا تعلق راجستھان' مہاراشٹرا' مغربی بنگال' اترپردیش اور تلنگانہ سے ہے۔ این ٹی اے نے اعلان کیا ہے کہ 110 امیدواروں کے نتائج روک لئے گئے۔ 9.92 لاکھ امیدواروں نے فیصلہ کن امتحان کے مرحلہ دوم میں شرکت کی تھی۔ انفرادی اسکور کے علاوہ این ٹی اے نے زمرہ وار کٹ آف مارکس بھی جاری کئے ہیں۔ جے ای ای مین ٹاپ انجینئرنگ کالجس بشمول این آئی ٹی' آئی آئی آئی ٹی اور دیگر مرکزی فنڈنگ والے فنی اداروں میں داخلہ کا دروازہ ہے۔ یہ باوقار جے ای ای اڈوانسڈ کا کوالیفائنگ اگزام بھی ہے۔

تیجسوی کا نتیش حکومت پر کرپشن کا الزام، ہر ٹینڈر میں وزرا کے لیے 30 فیصد کمیشن طے'!

پٹنہ: بہار اسمبلی میں قائد حزب اختلاف اور راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے سینئر لیڈر تیجسوی یادو نے ریاست کی نتیش کمار حکومت پر کرپشن کے سنگین الزامات عائد کیے ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا ہے کہ ریاست کے تمام محکموں میں تیزی سے ٹینڈرز نکالے جا رہے ہیں اور ہر ایک میں وزرا کے لیے 30 فیصد کمیشن طے ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ سارا عمل انتخابی اخراجات پورے کرنے کے لیے کیا جا رہا ہے۔ راجد حانی پٹنہ میں ہفتہ کو منعقد ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے سابق نائب وزیر اعلیٰ تیجسوی یادو نے کہا کہ حکومت جان چکی ہے کہ اب وہ اقتدار میں واپس نہیں آئے گی، اس لیے جلد بازی میں فیصلے لیے جا رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ پچھلے تین مہینے میں کابینہ اجلاس کے دوران 76 ہزار کروڑ روپے کے منصوبوں کو منظوری دی گئی ہے، جن میں زیادہ تر منصوبے تعمیرات سے متعلق ہیں۔ تیجسوی یادو نے کہا کہ ریاست میں مالی بدنظمی کا یہ حال ہے کہ ہر سال 25 سے 30 ہزار کروڑ روپے قرض کی ادائیگی میں خرچ ہو جاتے ہیں، اس پر سود الگ سے عائد ہوتا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت سرکاری خزانے کا استعمال اپنی سیاسی تشہیر اور انتخابی مہم کے لیے کر رہی ہے۔ اپنے بیان میں تیجسوی نے کہا کہ 'خواتین سمواد' کے نام پر 600 گاڑیاں دہلی سے منگوائی گئی ہیں، جو سیاسی مقصد کے لیے استعمال ہو رہی ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ 'نل جل' اسکیم میں بھی بڑا گھپلا ہوا ہے، کیونکہ اب بھی کئی دیہات ایسے ہیں جہاں پانی کی سہولت نہیں پہنچی ہے۔ تیجسوی یادو نے ریاست میں مالی بدانتظامی کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ موجودہ حکومت جو بھی کام شروع کر رہی ہے، اسے آنے والی نئی حکومت کو مکمل کرنا پڑے گا لیکن وہ رقم کہاں سے آئے گی؟ انہوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ بہار کے مقامی ٹھیکیداروں کو کام نہیں مل رہا، باہر سے لوگ لا کر ٹینڈر دیے جا رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ نہ صرف محکمہ جاتی سطح پر بلکہ تھانے، سی او دفتر اور دیگر سرکاری اداروں میں بھی رشوت ستانی عروج پر ہے۔ ہر سطح پر کرپشن بڑھ چکا ہے اور عوام اس سے سخت پریشان ہیں۔ تیجسوی نے مرکز پر بھی تنقید کرتے ہوئے کہا کہ مرکزی حکومت بتائے کہ اس نے اب تک بہار کی کیا مدد کی ہے؟ انہوں نے کہا کہ بہار میں کرپشن ایک سنجیدہ مسئلہ بن چکا ہے اور عوام اب حساب مانگ رہے ہیں۔

درگاہ اجمیر شریف معاملہ میں مرکزی حکومت کی 'ہندو سینا' کا مقدمہ خارج کرنے کی سفارش

نئی دہلی: راجستھان کے شہر اجمیر میں واقع خواجہ معین الدین چشتی کی تاریخی درگاہ کو لے کر چل رہے تنازعے میں آج ایک بڑی پیش رفت سامنے آئی ہے۔ ہندو سینا کی طرف سے داخل اس مقدمے میں، جس میں درگاہ کو قدیم شیو مندر قرار دیا گیا ہے، مرکزی حکومت نے سخت موقف اپناتے ہوئے مقدمہ خارج کیے جانے کی سفارش کی ہے۔ یہ سفارش جمعہ 19 اپریل کو اجمیر کی ضلع عدالت میں ہونے والی سماعت کے دوران مرکزی حکومت کے اقلیتی امور کی وزارت کی طرف سے دی گئی۔ وزارت نے اپنے حلف نامے میں کہا کہ ہندو سینا کی طرف سے دائر کیا گیا مقدمہ قانونی طور پر ناقابل سماعت ہے اور اس میں کوئی معقول بنیاد موجود نہیں ہے جس پر عدالت غور کرے۔ وزارت نے مزید کہا کہ مقدمہ صرف عوامی توجہ حاصل کرنے کے لیے داخل کیا گیا ہے اور اس کا کوئی آئینی یا قانونی جواز نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ہی وزارت نے اس بات پر بھی اعتراض کیا کہ مقدمے میں حکومت ہند کو فریق نہیں بنایا گیا ہے اور یہ بھی کہا گیا کہ انگریزی میں دائر مقدمے کا درست ہندی ترجمہ بھی عدالت میں پیش نہیں کیا گیا۔ وزارت کے مطابق، مقدمے کے اصل متن اور اس کے ترجمے میں فرق پایا گیا ہے، جبکہ گزشتہ برس 27 نومبر کو عدالت میں ہوئی سماعت کے دوران مخالف فریقین کو اپنا موقف رکھنے کا موقع بھی نہیں دیا گیا۔ ان تمام وجوہات کی بنیاد پر حکومت نے عدالت سے مقدمہ خارج کرنے کی سفارش کی ہے۔ مرکزی حکومت کے اس موقف کو دیکھتے ہوئے عدالت نے آج کی سماعت ملتوی کرتے ہوئے اس معاملے کی اگلی سماعت کے لیے 31 مئی کی تاریخ مقرر کر دی ہے۔ اب عدالت میں آئندہ سماعت کے دوران ہندو سینا کو مرکز کی سفارش پر اپنا جواب داخل کرنا ہوگا۔ اس معاملے پر ردعمل دیتے ہوئے ہندو سینا کے صدر وشو گپتا نے کہا کہ مقدمے میں اگر کوئی تکنیکی خامی پائی گئی ہے تو اسے دور کیا جائے گا اور قانونی مشورے کے بعد مناسب جواب عدالت میں داخل کیا جائے گا۔ دوسری طرف، مسلم فریق نے مرکزی حکومت کے مؤقف کا خیر مقدم کیا ہے۔ درگاہ کے خادموں کی نمائندہ تنظیموں کے وکیل آشیش کمار سنگھ نے کہا کہ ہم شروع سے ہی مقدمے کی قانونی حیثیت پر سوال اٹھاتے آئے ہیں۔ ان کے مطابق، اس مقدمے کا مقصد صرف عوامی مقبولیت حاصل کرنا تھا اور اس کے ذریعے فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی گئی۔ مسلم فریق نے اس بات پر اطمینان کا اظہار کیا ہے کہ مرکز نے سچائی پر مبنی اور قانون کے مطابق مؤقف اختیار کیا ہے اور عدالت سے ایک بار پھر اس مقدمے کو خارج کرنے کی اپیل کی ہے۔

ہجومی تشدد، سپریم کورٹ میں اہم سماعت

نئی دہلی: سپریم کورٹ 23 اپریل کو ایک درخواست کی سماعت کرنے والی ہے جس میں نفرت کے جرائم اور ہجوم کے تشدد کے شکار ہونے والے افراد کو یکساں معاوضہ دینے کی گزارش کی گئی ہے۔ ملک کی سب سے بڑی عدالت نے انڈین مسلمس فار پروگریس اینڈ ریفارمس (اِمپار) کی درخواست پر اپریل 2023 میں مرکز' ریاستوں اور مرکز کے زیرانتظام علاقوں سے جواب مانگا تھا۔ عدالت نے ان سے پوچھا تھا کہ تحسین پوناوالا کیس میں 2018 میں سپریم کورٹ نے جو ہدایت دی تھی اس کے مطابق ہجومی تشدد کے شکار افراد کے خاندانوں کو ریلیف دینے کی اسکیم بنانے کیلئے کیا اقدامات کئے گئے۔ سپریم کورٹ کی ویب سائٹ پر اَپ لوڈ 23 اپریل کی کازلسٹ کے بموجب جسٹس بی آر گوائی اور جسٹس آگسٹین جارج مسیح پر مشتمل بنچ معاملہ کی سماعت کرنے والی ہے۔

مودی کا دورہ سعودی عرب

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی' سعودی عرب کے ولی عہد اور وزیر اعظم شہزادہ محمد بن سلمان کی دعوت پر 22-23 اپریل کو 2 روزہ دورہ پر سعودی عرب جائیں گے۔ وزارت خارجہ کے مطابق سال 2016 اور 2019 کے بعد وزیر اعظم کا سعودی عرب کا یہ تیسرا دورہ ہوگا۔ یہ دورہ سعودی عرب کے ولی عہد اور وزیر اعظم کے ستمبر 2023 میں جی 20 سربراہی اجلاس میں شرکت کرنے اور ہند۔ سعودی عرب اسٹرا ٹیجک پارٹنرشپ کونسل کی پہلی میٹنگ کی شریک صدارت کے لئے نئی دہلی کے سرکاری دورہ کے بعد کیا گیا ہے۔

پنجاب میں 2 دہشت گرد ماڈیول بے نقاب' 13 افراد گرفتار

چندی گڑھ: (ایجنسیز) پنجاب پولیس نے ہفتہ کے دن 13 افراد کی گرفتاری کے ذریعہ آئی ایس آئی کے تائیدی 2 بڑے دہشت گرد ماڈیول بے نقاب کرنے کا دعویٰ کیا ہے جو بیرون ملک سے چلائے جا رہے تھے۔ اس نے 2 راکٹ پروپلڈ گرینیڈ' 2 ہینڈ گرینیڈ' آئی ای ڈی اور آر ڈی ایکس برآمد کیا۔ پہلا دہشت گرد ماڈیول فرانس میں مقیم ست نام سنگھ عرف ستہ اور دوسرا یونان میں رہنے والا جسویندر عرف منو اگوان چلا رہا تھا۔ ڈائرکٹر جنرل پولیس گورو یادو نے یہ بات بتائی۔ ان ماڈیولس کو پاکستان کی انٹر سرویس انٹلیجنس (آئی ایس آئی) کی تائید حاصل ہے۔ ممنوعہ دہشت گرد تنظیم ببر خالصہ انٹرنیشنل (بی کے آئی) بیرون ملک سے انہیں چلا رہی تھی۔

خواتین ریزرویشن جلد نافذ ہونا چاہیے: جسٹس ناگرتنا

نئی دہلی: سپریم کورٹ کی جج بی وی ناگرتنا نے لوک سبھا اور ریاست کی اسمبلیوں میں خواتین کے لیے 33 فیصد ریزرویشن کو جلد نافذ کئے جانے کی پُرزور وکالت کی ہے۔ انہوں نے جمعہ کو "From the Womb to the Tomb Women Laws" نامی کتاب کے اجراء کے موقع پر امید ظاہر کی کہ یہ خواب ان کی زندگی میں ہی شرمندۂ تعبیر ہو جائے۔ انہوں نے کہا کہ یہ دن ہندوستانی آئین سازوں کے ذریعہ دیکھے گئے حقیقی مساوات کے خواب کے پورا ہونے کی علامت بنے گا۔ جسٹس ناگرتنا نے کہا، "ناری شکتی وندن قانون، 2023 کے تحت لوک سبھا اور اسمبلیوں میں خواتین کو 33 فیصد ریزرویشن دینے کا نظم ہے۔ مجھے امید ہے کہ یہ قانون ہماری زندگی میں ہی نافذ ہوگا۔ یہ دن خواتین کے ذریعہ صدیوں سے چلی آرہی مساوات کی لڑائی کی تکمیل ہوگی جسے ہمارے آئین سازوں نے ایک مثالی ہدف کے طور پر دیکھا تھا۔"

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

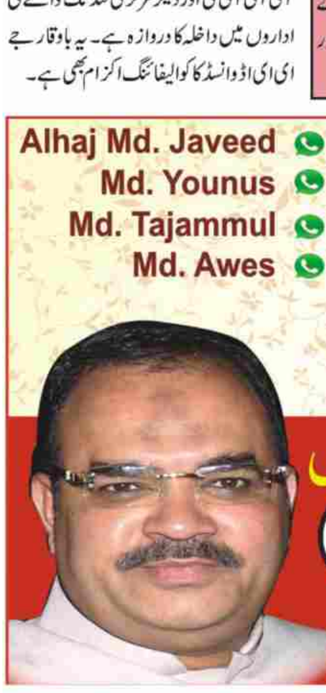

सभी नॅशनल बैंको से आजही लोन लेने के लिये हम से संपर्क करे
डॉ. शेख फैसल
9284223649
8888903649
पता मस्जीद मंढई के पास चौपाला, नांदेड.
ऑल इंडिया में किसी भी शहर से अर्जंट लोन किया जायेगा।
सभी नॅशनल बैंको से
प्रॉपर्टी खरीदी करीता लोन
Bike Loan
Personal Loan
Credit Card Loan
Car Loan
Bussiness Loan
Home Loan
Mortgage Loan
Property PurchesLoan
अर्जंट लोन

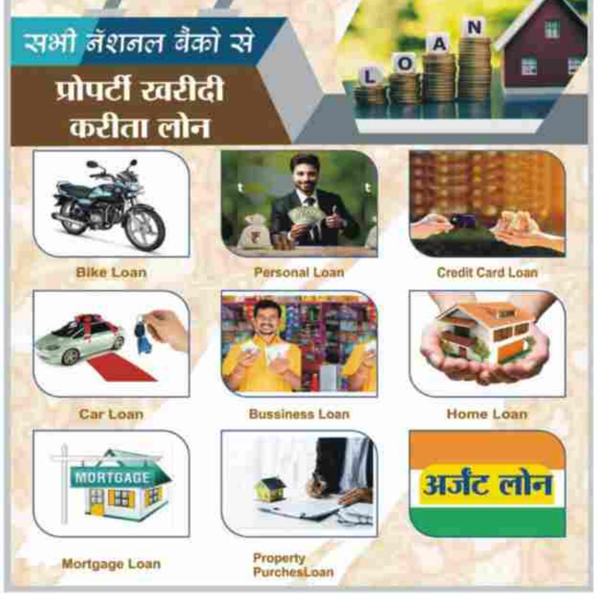

روزنامہ ورق تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
20 April 2025

انڈیا کی جانب سے بنگلہ دیش کو دی گئی تجارتی راہداری کی سہولت کی واپسی

کیا یہ سیاسی محاذ آرائی کے بعد ایک تجارتی جنگ کی ابتدا ہے؟

شکیل اختر

بنگلہ دیش کی ایک عدالت نے کرپشن کے الزامات کے تحت سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ کے خلاف گرفتاری کا نیا وارنٹ جاری کر دیا ہے۔ اس کیس میں نامزد شیخ حسینہ اور دیگر افراد پر زمینیں حاصل کرنے کے عمل میں بدعنوانی کے ارتکاب کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ یاد رہے کہ یہ کسی بھی عدالت کی جانب سے سابق وزیر اعظم کے خلاف جاری ہونے والا دوسرا وارنٹ گرفتاری ہے۔ شیخ حسینہ گذشتہ برس اگست میں اپنی حکومت کے خاتمے کے بعد سے انڈیا میں پناہ لیے ہوئے ہیں۔ ڈھاکہ کی نئی عبوری حکومت سابق وزیر اعظم کی حوالگی کا متعدد مرتبہ مطالبہ کر چکی ہے۔ ابھی حال ہی میں بنکاک میں بنگلہ دیش کے چیف ایڈوائزر محمد یونس نے انڈیا کے وزیر اعظم نریندر مودی سے ملاقات کی تھی۔ بنگلہ دیشی حکام کے مطابق اپنی بات چیت میں محمد یونس نے نریندر مودی سے شیخ حسینہ کو بنگلہ دیش کے حوالے کرنے کی بات کی تھی۔ سیاسی تجزیہ کاروں کے مطابق گرفتاری کے نئے وارنٹ جاری ہونے کے باوجود اس بات کا امکان انتہائی کم ہے کہ انڈیا شیخ حسینہ کو بنگلہ دیش کے حوالے کر دے تاہم اس پیش رفت کے بعد دونوں ملکوں کے پہلے سے ہی بگڑے ہوئے تعلقات پر مزید دباؤ پڑنے کا اندیشہ ہے۔ یاد رہے کہ شیخ حسینہ کا انڈیا میں پناہ لینا دونوں ملکوں کے درمیان خراب تعلقات کی بنیاد بنا ہوا ہے۔ بنگلہ دیش میں سابق اپوزیشن پر مشتمل نئی عبوری حکومت شیخ حسینہ کو انڈیا سے انتہائی قریب سمجھتی تھی اور اُن کا الزام ہے کہ شیخ حسینہ انڈیا ہی کی مدد سے بنگلہ دیش میں طویل عرصے سے اپنی غیر مقبول حکومت چلا رہی تھیں۔ یہ وارنٹ گرفتاری ایک ایسے وقت میں جاری ہوا ہے جب انڈیا نے ابھی گذشتہ ہفتے برما، نیپال، بھوٹان اور دیگر ملکوں کو انڈیا کے راستے سامان برآمد کرنے کے لیے بنگلہ دیش کو فراہم کی گئی ٹرانس شپمنٹ کی سہولت اچانک واپس لے لی۔ اس اچانک فیصلے سے بنگلہ دیش کی تجارت، خاص طور سے نیپال، برما اور بھوٹان جیسے ملکوں کو کی جانے والی بنگلہ دیشی برآمدات بُری طرح متاثر ہوئی ہیں۔ انڈین وزارت خارجہ کے ترجمان نے گذشتہ ہفتے اس فیصلے کا دفاع کرتے ہوئے کہا تھا کہ بنگلہ دیش کو بذریعہ انڈیا ٹرانس شپمنٹ کی سہولت دینے کے باعث ملک (انڈیا) کی کئی بندرگاہوں اور ہوائی اڈوں پر ٹرکوں اور کنٹینروں وغیرہ کی بھیڑ کافی زیادہ بڑھ چکی تھی، جس کے سبب یہ فیصلہ لینا پڑا ہے۔ تاہم دونوں ممالک کی سیاست پر نظر رکھنے والے ماہرین کا مؤقف ہے انڈیا

نے یہ تجارتی سہولت دراصل بنگلہ دیش کے چیف ایڈوائزر پروفیسر محمد یونس کے اُس بیان کے بعد ختم کی ہے جس میں انھوں نے انڈیا کے شمال مشرقی خطے کو خشکی سے محصور خطہ قرار دیا تھا اور چین سے کہا تھا کہ وہ اس خطے میں بنگلہ دیش کے توسط سے اپنی معیشت کو توسیع دے۔ پروفیسر محمد یونس نے گذشتہ مہینے کے اواخر میں چین کا چار روزہ دورہ بھی کیا تھا۔ چینی رہنماؤں سے اپنی ملاقات میں محمد یونس نے کہا تھا کہ شرقی انڈیا کی سات ریاستیں، جنھیں سات بہنیں کہا جاتا ہے، چاروں طرف سے خشکی میں گھری ہوئی ہیں۔ ان ریاستوں کو سمندر تک براہ راست رسائی حاصل نہیں ہے۔ اُن کا مزید کہنا تھا کہ ہم اس پورے خطے کے لیے سمندر کے واحد نگہبان ہیں۔ یہ ایک بہت بڑا تجارتی موقع کھول رہی ہے۔ یہ چین کی معیشت کے لیے وسعتی خطہ بن سکتا ہے۔ یہاں سامان بنائے جا سکتے ہیں، فروخت کیے جا سکتے ہیں، یہاں سے سامان چین لایا جا سکتا ہے اور وہاں سے باقی دنیا کو ایکسپورٹ کیا جا سکتا ہے۔ محمد یونس کے اس بیان پر انڈیا میں گہری تشویش ظاہر کی گئی تھی۔ محمد یونس کی جانب سے چین کو ایک نئے سٹریٹیجک پارٹنر کے طور پر پیش کرنے سے متعلق محمد یونس کے اس بیان نے انڈیا اور بنگلہ دیش کے پہلے سے ہی خراب تعلقات کو مزید پیچیدہ تر کر دیا ہے۔ یاد رہے کہ انڈیا نے سنہ 2020 میں کووڈ کے دنوں میں تجارت میں آسانی کے لیے بنگلہ دیش کو اپنے یہاں سے مال برآمد کرنے کی ٹرانس شپمنٹ کی سہولت دی تھی۔ اس انتظام کے تحت کئی بندرگاہوں اور ہوائی اڈوں سے بنگلہ دیش کا مال غیر ممالک کو جاتا تھا۔ انڈین میڈیا میں اسے دورہ چین کے دوران محمد یونس کی جانب سے دیے گئے بیان کے تناظر میں انڈیا کی جوابی کارروائی قرار دیا گیا ہے۔ تاہم انڈیا کی خارجہ امور کی تجزیہ کار نیانیما باسو کا خیال ہے کہ انڈیا کے ٹرانس شپمنٹ بند کرنے کے فیصلے کو بنگلہ دیش کے چیف ایڈوائزر کے بیان سے جوڑ کر نہیں دیکھنا چاہیے۔ وہ کہتی ہیں کہ ٹرانس شپمنٹ جیسے معاملے میں دوسرے ممالک بھی شامل ہوتے ہیں۔ اس میں ان ممالک کے بارے میں بھی سوچنا ہوتا ہے جہاں مال برآمد کیا جا رہا ہے۔ کس بندرگاہ سے کس ملک کے جہاز جا رہے ہیں۔ سبھی کچھ دیکھنا پڑتا ہے۔ ایسا نہیں لگتا کہ انڈیا نے ان کے بیان پر اپنی ناراضگی ظاہر کی اور اس سہولت کو ختم کر دیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ چند روز قبل وزیر اعظم مودی اور پروفیسر یونس بیمسٹک کے سربراہی اجلاس میں شرکت کے لیے بنکاک گئے تھے، جہاں ممکنہ طور پر اس معاملے پر بات ہوئی ہوگی۔ اس ملاقات سے قبل انڈین خارجہ سیکریٹری وکرم مسری بھی ڈھاکہ گئے تھے، تب بھی اس کے بارے میں بات چیت ہوئی تھی۔ انڈیا کے اس فیصلے میں جلد بازی ضرور نظر آتی ہے لیکن اس کا پروفیسر یونس کے چین میں دیے گئے بیان سے کوئی تعلق نہیں لگتا۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ انڈیا کے اس قدم سے بنگلہ دیش کو غلط اشارہ ملا ہے۔ کولکتہ سے تقریباً 80 کلومیٹر دور انڈیا، بنگلہ دیش کی سرحد پر انڈیا کا سب سے بڑا خشکی کا پورٹ پیٹراپول واقع ہے۔ بنگلہ دیش سے سامان یہیں پہنچتا ہے اور پھر یہاں سے دیگر ممالک کو بھیجنے کے لیے الگ الگ جگہوں پر بھیجا جاتا ہے۔ پیٹراپول لینڈ پورٹ کے محکمہ کسٹمز کے مطابق مالی سال 2024-25 میں 4686 ٹرک بنگلہ دیشی سامان سے لدے یہاں داخل ہوئے جن کی مالیت 3446 کروڑ روپے تھی۔ پیٹراپول کے حکام کا کہنا ہے کہ بنگلہ دیش سے بیشتر ریڈی میڈ گارمنٹس ہمارے یہاں آتا ہے اور یہاں سے وہ سپین اور دوسرے یورپی ممالک کو کارگو پروازوں کے ذریعے بھیجے جاتے ہیں۔ ملبوسات کے شعبے میں بنگلہ دیش انڈیا کا بڑا کاروباری حریف ہے۔ بنگلہ دیش کے بنے ہوئے کپڑے اکثر نسبتاً سستے اور بہتر کوالٹی کے ہوتے ہیں۔ ریڈی میڈ کپڑے برآمد کرنے والی انڈیا کے ادارے اے پیک نے کچھ عرصے پہلے انڈیا کی حکومت سے کہا تھا کہ وہ بنگلہ دیش کے ملبوسات دلی کے کارگو کمپلیکس سے تیسرے ملک بھیجنے کی سہولت بند کر دے۔ انڈیا کے ذریعے بنگلہ دیش کو دی جانے والی ٹرانس شپمنٹ کی سہولت ختم کیے جانے کے بعد فیڈریشن آف انڈین ایکسپورٹ آرگنائزیشن کے ڈائریکٹر جنرل اجی سہائے نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ اب ہم اپنے کارگو سے اپنا زیادہ سامان بھیج سکیں گے۔ ماضی میں ایکسپورٹرز شکایت کرتے تھے کہ بنگلہ دیش کو ٹرانس شپمنٹ کی سہولت دیے جانے والے کارگو میں جگہ کی قلت پڑ رہی ہے۔ ڈھاکہ میں عالمی بینک کے ایک سابق ماہر اقتصادیات زاہد حسین نے انڈیا کی فیصلے پر تشویش ظاہر کی ہے۔ روزنامہ انڈین ایکسپریس میں شائع ایک مضمون میں انھوں نے لکھا ہے کہ انڈیا کا یہ قدم بہت افسوسناک ہے۔ اس سے بنگلہ دیش، بھوٹان، نیپال سبھی کو نقصان ہوگا۔ میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ انڈیا کو اس سے کیا فائدہ حاصل ہوگا یا یہ کہ انھوں نے ایسا کیوں کیا۔ بنگلہ دیش فریٹ فارورڈز ایسوسی ایشن کے صدر کبیر احمد نے کہا کہ ابتدائی طور پر اس کا دباؤ محسوس کیا جائے گا۔ پہلے ہمارے سرپلس کارگو انڈین ہوائی اڈوں سے ہو کر جاتے تھے اب انھیں مقامی ہوائی اڈوں سے ہی کرنا ہوگا۔ انھوں نے کہا کہ ضرورت پڑی تو سری لنکا اور مالدیپ کے ایئر پورٹس کو بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ بنگلہ دیش میں واقع سینٹر فار پالیسی ڈائیلاگ کے پروفیسر مستفیض الرحمان کا خیال ہے کہ اس سے بنگلہ دیش کی بیرونی تجارت پر کوئی خاص اثر نہیں پڑے گا۔ انھوں نے اخبار بزنس سٹینڈرڈ سے بات کرتے ہوئے کہا کہ بنگلہ دیش کے پاس اب یہ ایک موقع ہے کہ وہ ڈھاکہ ایئرپورٹ کے تیسرے ٹرمینل پر مسافر سروس شروع کرنے سے پہلے کارگو سروس کا آغاز کرے۔ انڈیا کے فیصلے کا بنگلہ دیش کی تجارت پر بھلے کوئی اثر نہ پڑے لیکن اس نے پہلے سے ہے خراب تعلقات میں مزید تلخی پیدا کر دی ہے۔ شیخ حسینہ کی معزولی کے بعد بنگلہ دیش کے سلسلے میں انڈیا کی سب سے بڑی تشویش وہاں اقلیتی ہندوؤں پر ہونے والے تشدد کے واقعات رہے ہیں۔ انڈین میڈیا میں محمد یونس کی عبوری حکومت کو انڈیا مخالف اور سخت گیر اسلام پرست کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ ایک طرف بنگلہ دیش پر انڈیا کا براہ راست اور بالواسطہ دباؤ پڑ رہا ہے تو دوسری جانب بنگلہ دیش کی عبوری حکومت نے شیخ حسینہ کی انڈیا حامی پالیسیوں کو یکسر ختم کر دیا ہے۔ اب وہ پاکستان اور چین سے بھی اپنے رشتے بہتر سے بہتر کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور یہ انڈیا کے لیے ایک نئی صورتحال ہے۔ مستقبل قریب میں بنگلہ دیش اپنی آزادانہ پالیسی کامیابی کے ساتھ جاری رکھ سکے گا؟ یہ ایک بڑا سوال ہے۔ لیکن اسے اس کے لیے انڈیا کی جانب سے ٹرانس شپمنٹ بند کیے جانے جیسی اور بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

آہستہ آہستہ اور خاموشی سے کھانے میں چُھپے صحت کے راز

جولیا گرانچی

تیز رفتاری اور بھاگم بھاگ کے اس دور میں اگر کوئی شخص سست روی سے کھانا کھاتا نظر آئے تو اردگرد کے لوگ نہ صرف اسے عجیب نظروں سے دیکھتے ہیں بلکہ سخت سست بھی کہہ جاتے ہیں لیکن انھیں علم نہیں کہ اصل فائدے میں تو وہی شخص ہے کیونکہ سائنسی تحقیق کے مطابق آہستہ اور سوچ سمجھ کر کھانا آپ کی صحت پر گہرے اثرات ڈالتا ہے۔ دراصل، جس رفتار سے آپ کھانا کھاتے ہیں وہ آپ کی زندگی کو متاثر کرتا ہے جس میں ہاضمے اور سیر ہونے سے لے کر جسمانی وزن کے انتظام اور آپ کی مجموعی صحت تک سب کچھ شامل ہے۔ آپ نے بھی یقیناً اپنے بڑوں سے کھانے کے کچھ اُصول سیکھے ہوں گے جن میں خوب چبا کر کھانا، بھوک رکھ کر کھانا، آواز نکالے بغیر منہ بند رکھ کر کھانا اور دسترخوان پر باتیں نہ کرنا اور خاموشی سے کھانا شامل ہیں۔ یہی وہ سب باتیں ہیں جن کی توثیق اس مضمون میں سائنسی بنیادوں پر کی گئی ہے۔

کھانا ھضم کرنے میں آسانی

لیویا ہاسیگاوا برازیل کی یونیورسٹی آف ساؤ پالو میں ایک تربیت یافتہ ماہر غذائیت ہیں۔ وہ بتاتی ہیں، 'آہستہ آہستہ کھانے سے کھانا چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں ٹوٹ جاتا ہے، جس سے عمل انہضام آسان ہو جاتا ہے۔ میں اکثر اپنے مریضوں کو یہ عام حقیقت یاد دلاتی ہوں کہ پیٹ میں دانت نہیں ہوتے۔ اس لیے، جب کھانا بڑے ٹکڑوں میں پیٹ تک پہنچتا ہے، تو ہاضمہ کا عمل سست اور کم موثر ہو جاتا ہے۔' وہ کہتی ہیں، 'اپنا کھانا زیادہ چبانے سے آپ کے لعاب میں ہاضمے کے خامروں کی پیداوار بڑھ جاتی ہے، جو آپ کے جسم میں غذائی اجزاء کو بہتر طریقے سے جذب ہونے میں مدد کرتا ہے۔' اگر کھانا صحیح طریقے سے نہ چبایا جائے تو معدے کو زیادہ محنت کرنی پڑتی ہے جس کی وجہ سے پیٹ پھول جاتا ہے اور ہاضمہ سست ہو جاتا ہے۔ ہاسیگاوا کہتے ہیں 'یہی وجہ ہے کہ کچھ لوگ کھانا کھانے کے بعد کئی گھنٹوں تک پھولا ہوا پیٹ اور سستی محسوس کرتے ہیں۔' تاہم ایک لقمہ کب تک چبا جائے اس کا کوئی مقررہ وقت نہیں ہے۔ ماہرین کا مشورہ ہے کہ چبانے کی گنتی پر توجہ دینے سے زیادہ ضروری یہ ہے کہ جب کھانا معدے تک پہنچے تو اسے نرم ہونا چاہیے اور اس کی مقدار اتنی ہونی چاہیے کہ اسے آسانی سے ہضم کیا جا سکے۔ ہیسیگو وا کہتی ہیں، 'کھانے کے دوران ٹی وی دیکھنا، فون استعمال کرنا، یا بات کرنا، آپ کی کھانا چبانے کی صلاحیت کو منفی طور پر متاثر کرتے ہیں۔' اس کی وجہ سے آپ اپنا کھانا بہت جلدی چباتے ہیں اور آپ زیادہ ہوا اندر لیتے ہیں، جس کے نتیجے میں پیٹ پھولتا ہے۔'

وزن میں اضافے کے مسائل

ہاضمے پر اثر کے ساتھ وزن بڑھنے کا مسئلہ بھی پیدا ہوتا ہے۔ سینڈر کرسٹن ڈویژن آف نیوٹریشنل سائنسز کے ڈائریکٹر ہیں۔ وہ نیویارک کی کورنیل یونیورسٹی میں شلیفر فیملی پروفیسر ہیں۔ وہ کہتی ہیں، 'جلدی کھانے سے زیادہ توانائی خرچ ہوتی ہے۔ اس کے نتیجے میں ہم فی منٹ زیادہ کیلوریز استعمال کرتے ہیں۔ تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ جب آپ تیزی سے کھاتے ہیں، تو آپ آسانی سے زیادہ کھانا کھاتے ہیں۔' وہ کہتی ہیں، 'آہستہ آہستہ کھانے سے کھانا منہ میں رہنے کا وقت بڑھ جاتا ہے۔ یہ اُن سگنلز کو بڑھاتا ہے جو ہاضمے کے ردعمل کو شروع کرنے کے لیے درکار ہارمونز خارج کرنے کے عمل کو متحرک کرتے ہیں۔' وہ کہتی ہیں، 'دماغ کو وہ ہارمونز جاری کرنے میں کچھ وقت لگتا ہے جو آپ کو بتاتے ہیں کہ آپ سیر ہو چکے ہیں۔ جو لوگ بہت جلدی کھاتے ہیں وہ درحقیقت اپنی ضرورت سے زیادہ کھاتے ہیں کیونکہ ان کے جسم کے پاس وقت نہیں ہوتا ہے کہ وہ یہ اشارہ کر سکیں کہ وہ بھر چکے ہیں۔' نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آپ زیادہ کیلوریز کھاتے ہیں، جو جسم میں جمع چربی میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔

صحت کے خطرات

بہت جلدی کھانے سے ہاضمے کے مسائل جیسے ایسڈ ریفلکس اور گیسٹرائٹس بدتر ہو سکتے ہیں۔ مزید برآں، ریفلکس والے لوگ اگر بہت جلدی کھاتے ہیں تو ان کی علامات مزید خراب ہو سکتی ہیں۔ ہاسیگاوا کے مطابق، 'ایک اور اہم بات یہ ہے کہ جب کھانا بڑے ٹکڑوں میں آنتوں تک پہنچتا ہے تو یہ آنتوں کے بیکٹیریا کے توازن کو بگاڑ سکتا ہے، جس سے پورے نظام انہضام پر اثر پڑتا ہے۔' وہ کہتی ہیں کہ اگر یہ عادت جاری رہی تو یہ موٹاپے کا باعث بن سکتی ہے۔ خاص طور پر اگر آپ کے طرز زندگی میں کچھ غیر صحت بخش عادات پہلے سے موجود ہیں تو آپ کا وزن بڑھنے کا پورا خطرہ ہے۔ اس کی وجہ سے، آپ کے میٹابولزم سے متعلق پیچیدگیوں کا خطرہ بڑھ سکتا ہے۔ ان میں ٹائپ 2 ذیابیطس، فیٹی لیور کی بیماری، دل کی بیماری، ہائی بلڈ پریشر، اور کینسر کی بعض اقسام جیسے کولوریکٹل، بریسٹ اور لبلبے کا کینسر شامل ہیں۔ ان لوگوں کے لیے جو کھانے کی بہتر عادات پیدا کرنا چاہتے ہیں، ہاسیگاوا کی پہلی تجویز یہ ہے کہ کھاتے وقت چمچ یا کانٹا نیچے رکھیں۔ وہ کہتی ہیں، 'کھانے کے دوران اپنے چمچ یا کانٹے کو ہاتھ میں نہ رکھیں۔ کیونکہ، ہو سکتا ہے کہ آپ کو اندازہ بھی نہ ہو اور آپ زیادہ کھانا کھا لیں۔' وہ کہتی ہیں کہ 'چمچ کو میز پر نیچے رکھنے اور پھر اسے اٹھا کر کھانے کا آسان عمل آپ کے کھانے کی رفتار کو کم کرنے میں مدد کرے گا۔'' تو اپنا چمچ استعمال کریں۔ ایک نوالہ لیں۔ پھر اگلا نوالہ لینے سے پہلے چمچ کو ایک طرف رکھ دیں۔' ہاسیگاوا کھانے کو چبانے کی بھی سفارش کرتی ہیں جب تک کہ یہ گودے جیسے نہ ہو جائے۔ وہ کہتی ہیں، 'جب کھانا گودا بن جائے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ آپ کھانے کو اچھی طرح چبا رہے ہیں۔ ایسا کرنے سے قدرتی طور پر آپ کے کھانے کی رفتار کم ہو جائے گی۔' دوسری بات یہ کہ کھانے کے دوران خلفشار سے بچنا بھی ضروری ہے۔ ٹی وی دیکھتے ہوئے یا موبائل فون کا استعمال کرتے ہوئے کھانا کھانے سے آپ یہ بھول سکتے ہیں کہ آپ کتنا اور کتنی تیزی سے کھا رہے ہیں۔ ایسی صورتحال میں احتیاط کرتے ہوئے کھانا آپ کو اس سے بچا سکتا ہے۔ ہاسیگاوا کہتی ہیں 'کھانے کے دوران زیادہ بات نہ کرنے کی کوشش کریں۔'' گفتگو بھی آپ کی توجہ ہٹا سکتی ہے اور آپ کو انجانے میں جلدی میں زیادہ کھانا کھانے پر مجبور کر سکتی ہے۔' لہٰذا، کم بات چیت کے ساتھ کھانے سے آپ کو اپنے کھانے پر زیادہ توجہ دینے میں مدد ملے گی۔'

انڈیا کا وہ علاقہ جہاں لوگوں کے بالوں کے بعد ناخن بھی ٹوٹ کر جھڑنے لگے، آخر اس کی وجہ کیا ہے؟

بھاگیہ شری راوت

انڈیا کی مغربی ریاست مہاراشٹر کے بلڈھانہ ضلع کے دیہاتوں میں ابھی بہت سے لوگ اپنے بال گرنے اور گنجے پن کی پریشانیوں سے باہر نہیں آئے تھے کہ اب ان کے ناخن بھی جھڑنے لگے ہیں۔ حیرت کی بات تو یہ ہے کہ انھی لوگوں کے ناخن جھڑ رہے ہیں جن کے پہلے بال جھڑ رہے تھے۔ شیگاؤں تعلقہ کے چار گاؤں کولواڑ، بونڈ گاؤں، کٹھورا اور مچھیندر کھیڑ میں اب تک ایسے 37 مریض پائے گئے ہیں جن کے اب ناخن بھی جھڑ رہے ہیں۔

ابھی وھاں کیا ھو رھا ھے؟

گاؤں والوں کے مطابق شروع میں ناخن سوکھنے لگتے ہیں۔ پھر ان پر پیلے دھبے پڑنے لگتے ہیں اور پھر وہ گرنے لگتے ہیں۔ وہ مریض جو پہلے ہی بالوں کے گرنے کے مسئلے سے دوچار تھے اب انھیں اس نئی پریشانی کا سامنا ہے۔ بی بی سی نے اس معاملے کے متعلق بلڈھانہ کے ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر ڈاکٹر امول گیتے سے بات کی۔ انھوں نے کہا 'آئی سی ایم آر (انڈین کونسل اور میڈیکل ریسرچ) نے ابھی تک بالوں کے گرنے کے مسئلے کی ایٹولوجی (اسباب مرض) پر کوئی رپورٹ جاری نہیں کی ہے۔ اس لیے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس طرح سے ناخن گرنے کی اصل وجہ کیا ہے۔'

پھلے بالوں کے گرنے کا مسئلہ سامنے آیا

اس سے پہلے جنوری اور فروری میں بلڈھانہ ضلع کے شیگاؤں اور نااندورا تعلقہ میں اچانک بالوں کے گرنے اور گنجے پن کی شکایتیں سامنے آئیں۔ شیگاؤں تعلقہ کے 12 گاؤں اور نااندورا تعلقہ کے ایک گاؤں میں بالوں کے جھڑنے کے واقعات پیش آئے۔ اس کے بعد آئی سی ایم آر، ہومیوپیتھی، یونانی سمیت کئی طبی اداروں نے یہاں کا دورہ کیا اور اس بابت جانچ کی۔ تاہم بالوں کے گرنے کی وجہ سمجھ میں نہیں آئی۔ پدم شری اعزاز یافتہ ڈاکٹر ہمت راؤ باواسکر نے بھی بلڈھانہ میں بالوں کے گرنے کی وجہ تلاش کرنے کی کوشش کی ہے۔ انھوں نے اس علاقے کے مریضوں پر تحقیق کرکے بال گرنے کی وجہ تلاش کرنے کا دعویٰ بھی کیا ہے۔ ہمت راؤ باواسکر نے پہلے بچھو کے ڈنک کا علاج دریافت کیا تھا۔ اور انھیں گرانقدر شہری اعزاز پدم شری ایوارڈ سے بھی نوازا جا چکا ہے۔ ڈاکٹر ہمت راؤ باواسکر نے 17 جنوری کو بلڈھانہ ضلع میں بالوں کے جھڑنے سے متاثرہ دیہات کا دورہ کیا۔ انھوں نے علاقے سے مریضوں کے خون، بال، پیشاب، کوئلہ، مٹی، پانی اور راکھ کے نمونے حاصل کیے۔ انھوں نے اس علاقے میں اگنے والی ارہر، گندم، جوار جیسے اناج کے نمونے اور سبزیوں کے نمونے بھی اکٹھے کیے۔ جب انھوں نے ان تمام نمونوں کی پرائیوٹ لیبارٹری میں جانچ کی تو ان کے مطابق انھیں مریضوں کے بال جھڑنے کی وجہ معلوم ہوئی۔ متاثرہ مریضوں کے پیشاب، خون اور بالوں میں سیلینیم کی مقدار دس گنا زیادہ پائی گئی ہے جب کہ ان کے خون میں زنک کی مقدار کم دیکھی گئی ہے۔ ڈاکٹر باواسکر نے بی بی سی مراٹھی سے بات کرتے ہوئے کہا کہ بالوں کا اچانک گرنا خون میں زنک کی مقدار میں تیزی سے کمی اور سیلینیم کی مقدار میں نمایاں اضافے کی وجہ سے ہوا ہے۔

جسم میں سیلینیم کی اتنی بڑی مقدار کھاں سے آئی؟

لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اتنی مقدار میں جسم میں سیلینیم کہاں سے آیا۔ اس کے لیے انھوں نے اس علاقے کے اناج کا تجزیہ کیا۔ تاہم، انھیں ان اناج میں سیلینیم کی زیادہ مقدار نہیں ملی لیکن انھیں یہاں کے اناج میں زنک کی کم مقدار ملی۔ یہاں کی مٹی میں فاسفورس بھی زیادہ ہے جس سے اناج میں زنک کی مقدار کم ہوگئی ہے۔ یہ علاقہ نمکین پٹی ہے۔ اس لیے اس علاقے کی مٹی الکلین ہے۔ اس کے علاوہ یہاں فاسفیٹ کھادوں کی بڑی مقدار استعمال کی جاتی ہے جس کی وجہ سے اناج میں میں زنک کی مقدار بڑھنے کے بجائے یہ مٹی میں گھل جاتی ہے۔ اس کی وجہ سے اناج میں زنک کی مقدار کم ہو جاتی ہے۔ ڈاکٹر باواسکر نے یہ بھی کہا کہ اسی وجہ سے ان اناج سے جسم کو زنک کی مطلوبہ مقدار نہیں ملتی۔

سیلینیم کیا ھے؟

سیلینیم ایک کیمیائی مادہ ہے جو کہ زمین میں اپنی خالص شکل میں کم ہی پایا جاتا ہے۔ یہ سلفائیڈ دھات میں پایا جاتا ہے۔ یہ دراصل ایک بائی پروڈکٹ یا طفیلی پیداوار ہے۔ یعنی جب شیشے کو صاف کیا جاتا ہے تو شیشہ گری کے نتیجے میں یہ پیدا ہوتا ہے۔ سیلینیم سیمی کنڈکٹر ہے اور اس کا استعمال فوٹو سیلز میں ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس کی بہت کم مقدار انسان اور جانوروں کے خلیوں کے فعال ہونے کے لیے ضروری ہے لیکن یہ مادہ زہریلا ہوتا ہے اور اس کی مقدار میں ذرا بھی اضافہ کئی قسم کی پریشانیوں کا سبب بن سکتا ہے۔ جسم میں اس کے تھوڑی مقدار میں اضافے سے دست آ سکتے، نقاہت محسوس ہو سکتی ہے، بال جھڑنے اور ناخن کے سخت ہونے کی شکایت ہو سکتی ہے، متلی، سر درد، قے اور بخار بھی ہو سکتے ہیں۔

اس کا حل کیا ھے؟

ڈاکٹر باواسکر نے بتایا کہ یہاں کی مٹی، کوئلہ اور راکھ میں فاسفورس کی زیادہ مقدار پائی گئی ہے۔ اس علاقے میں بورویل کے پانی کی جانچ بھی کی گئی۔ اس میں بھی زنک کی مقدار بھی کم پائی گئی۔ اس لیے ان کا مشورہ ہے کہ لوگ اس پانی کو استعمال نہ کریں۔ انھوں نے یہ بھی مشورہ دیا کہ حکومت ان لوگوں کو پینے کے لیے صاف اور صحت مند پانی فراہم کرے۔ لیکن مریضوں کے جسم میں اتنی بڑی مقدار میں سیلینیم، جو بالوں کے جھڑنے کا سبب بن رہا ہے، کہاں سے آیا؟ اس کا جواب ابھی تک نہیں مل پایا ہے۔ یہاں اگائے جانے والے اناج میں سیلینیم موجود نہیں ہے۔ تو یہ کہاں سے آیا؟ ہمیں اس کا ماخذ تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ جسم میں سیلینیم کی کمی موت کا سبب بنتی ہے۔ لیکن، وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ دل کی بیماری کا سبب بن سکتا ہے۔ اس کے علاوہ، لوگوں کو زرعی زمین میں بہت زیادہ فاسفیٹ استعمال نہیں کرنا چاہئے۔ فاسفیٹ کا استعمال کم کریں اور جپسم کا استعمال بڑھائیں۔ اس سے اناج میں زنک کی مقدار بڑھ جائے گی۔ ڈاکٹر باواسکر نے یہ تحقیق اپنے خرچ پر کی اور ان کے مطابق اس پر 82 ہزار روپے خرچ ہوئے۔

اب بھی آئی سی ایم آر کی رپورٹ کا انتظار ھے

تاہم، مریضوں میں بالوں کے گرنے سے متعلق آئی سی ایم آر کی رپورٹ ابھی تک شائع نہیں ہوئی ہے۔ ماہرین نے ایک رپورٹ تیار کر کے آئی سی ایم آر کو سونپ دی ہے۔ لیکن، ہر کوئی اس بات کا انتظار کر رہا ہے کہ آئی سی ایم آر اس رپورٹ کو کب شائع کرے گا اور کب بالوں کے گرنے کی وجہ سامنے آئے گی۔ اب تک گنجے پن کی شکایت والے مریضوں کی تعداد 222 ہوگئی ہے۔ بلڈھانہ میں بال جھڑنے کا پہلا معاملہ 31 دسمبر کو سامنے آیا تھا۔ شیگاؤں تعلقہ کے ایک گھر کی ایک خاتون اور دو لڑکیوں کے بال اچانک جھڑنا شروع ہو گئے۔ ان کا خیال تھا کہ بالوں کا گرنا شیمپو کی وجہ سے ہو سکتا ہے۔ چنانچہ انھوں نے پہلے تین دن اسے نظر انداز کیا۔ لیکن چوتھے دن ان کے سر پر بال آدھے سے بھی کم رہ گئے۔ چنانچہ انھوں نے ایک پرائیویٹ ڈاکٹر کو دکھایا۔ ڈاکٹر نے بتایا کہ بالوں کا گرنا غلط شیمپو کے استعمال سے ہوا ہے۔ لیکن اگلے ہی دن گاؤں میں بال گرنے کا ایک اور معاملہ سامنے آیا۔ اور یہ ایسے شخص میں ہوا جس نے کبھی شیمپو استعمال نہیں کیا تھا۔ تو معلوم ہوا کہ یہ کوئی سنجیدہ چیز ہے۔ یہ جاننے کے بعد بونڈ گاؤں کے سرپنچ راما پاٹل تھارکر یہ معاملہ ضلع صحت انتظامیہ کے نوٹس میں لائے۔ ضلعی انتظامیہ نے پانی اور خون کے نمونوں کی جانچ کی۔ پھر بھی وہ بالوں کے گرنے کی وجہ تلاش نہیں کر سکے۔ اس کے بعد، مرکزی حکومت نے معاملے کا نوٹس لیا اور آیوش کی وزارت اور آئی سی ایم آر کے سائنسدانوں کی ٹیموں کو تحقیق کے لیے گاؤں بھیجا۔ انھوں نے مریضوں کے پیشاب، بال اور خون کے نمونے اکٹھے کیے۔ آئی سی ایم آر ٹیم نے گاؤں کے آبی ذخائر سے پانی کے نمونے اور مٹی کے نمونے بھی اکٹھے کیے۔ رپورٹ آنا ابھی باقی ہے۔ اس وقت ضلع بلڈھانہ میں بالوں کے جھڑنے کے 222 مریض ہیں اور ایسے مریض جو بال گرنے کی وجہ سے گنجے ہو گئے تھے ان کے دوبارہ بال اگنے لگے ہیں۔ تاہم، کچھ لوگ اپنے بال دوبارہ کھو رہے ہیں۔ گاؤں میں گھومتے پھرتے میں نے دیکھا کہ بال گرنے کا مسئلہ گاؤں کے نوجوانوں کو متاثر کر رہا ہے۔ نوجوان اس معاملے پر بات کرنے سے ڈرتے تھے۔ کیونکہ یہاں کے نوجوان اپنے خوف کا اظہار کر رہے تھے کہ اگر ان کی تصویر میڈیا پر چلی تو کوئی انھیں شادی کے لیے لڑکی نہیں دے گا۔ اسی طرح گنجے پن کا شکار عورتیں بھی آگے آنے اور بولنے سے ڈرتی نظر آئیں۔

اردو پر عدالتی فیصلہ، اور ہماری ذمہ داری، آیئے، ہم اردو دوست بنیں

جاوید جمال الدین

اردو کے تعلق سے سپریم کورٹ نے حال میں جو تاریخی فیصلہ صادر کیا ہے وہ قابل ستائش ہے اور اس کا تہہ دل سے خیر مقدم کیا جانا چاہیئے۔ سپریم کورٹ نے ریاست مہاراشٹر کی میونسپل کونسل کے سائن بورڈز پر اردو زبان کے استعمال کو برقرار رکھنے کا فیصلہ سناتے ہوئے کہا کہ ''زبان کا تعلق کسی برادری، کسی علاقے اور وہاں کے لوگوں سے ہوتا ہے۔ نیز اس کا کسی مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔'' اس قسم کی باتیں پہلے بھی کہی گئی ہیں اور اس کا اعتراف بھی کیا جاتا ہے۔ سپریم کورٹ میں جسٹس سدھانشو دھولیا اور کے ونود چندرن پر مشتمل بنچ نے بمبئی ہائی کورٹ کے اس فیصلے کو ختم کرنے سے انکار کر دیا، جس میں اردو زبان کے استعمال کو درست قرار دیتے ہوئے کہا گیا تھا کہ قانونی طور پر سائن بورڈز پر اردو کے استعمال میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ واضح رہے کہ ریاست مہاراشٹر کے ضلع اکولا سے تعلق رکھنے والی ایک سابق کونسلر ورشاتائی سنجے بگاڑے نے پاتور میونسپل کونسل کے بورڈز پر مراٹھی زبان کے ساتھ ساتھ اردو کے استعمال کو چیلنج کیا تھا۔ ان کی دلیل یہ تھی کہ میونسپل کونسل کا کام صرف مقامی زبان مراٹھی میں ہی ہو سکتا ہے اور اردو زبان کا استعمال غلط ہے، یہاں تک کہ سائن بورڈز پر بھی اردو نہیں لکھی جانا چاہیے۔ خاتون کونسلر نے اردو زبان کے استعمال کے خلاف پہلے ایک نچلی عدالت میں مقدمہ دائر کیا اور پھر وہ ممبئی ہائی کورٹ پہنچی تھیں۔ تاہم ہر جگہ ناکامی کے بعد انھوں نے سپریم کورٹ سے رجوع کیا، جس پر اب یہ تاریخی فیصلہ سنایا گیا ہے۔ سپریم کورٹ نے اپنے اس فیصلے میں اردو زبان کو ملک میں ''گنگا جمنی تہذیب'' کا بہترین نمونہ قرار دیتے ہوئے کہا، ''زبان خیالات کے تبادلے کا ایک ذریعہ ہے، جو مختلف خیالات اور عقائد رکھنے والے لوگوں کو قریب لاتی ہے اور اسے ان میں تقسیم کا سبب نہیں بننا چاہیے۔'' زبان کو فرقہ کی ثقافتی اور تہذیبی ترقی کے نشان کے طور پر دیکھا جانا چاہیے اور ''اردو کا معاملہ بھی یہی ہے، جو ہندوستانی تہذیب کا بہترین نمونہ ہے۔ یہ شمالی اور وسطی ہندوستان کے میدانی علاقوں میں پائی جانے والی جامع ثقافت کی اقدار پر مبنی ہے۔'' عدالت نے کہا، ''اردو کے خلاف تعصب اس غلط فہمی پر مبنی ہے کہ اردو ہندوستان کے لیے اجنبی ہے۔ یہ رائے غلط ہے کیونکہ مراٹھی اور ہندی کی طرح ہی اردو بھی ایک ہندوستانی زبان ہے۔ اس زبان نے اسی سرزمین پر جنم لیا۔ صدیوں کے عرصے میں اس زبان نے پہلے سے کہیں زیادہ نکھار حاصل کیا اور بہت سے معروف شعراء کی پسندیدہ زبان بن گئی۔'' دراصل ہماری غلط فہمیوں اور شاید اس زبان کے خلاف ہمارے تعصّبات کو بھی ہمت اور سچائی کے ساتھ پرکھنے اور آزمانے کی ضرورت ہے، جو کہ ہماری قوم کا عظیم تنوع ہے۔ ہماری طاقت کبھی بھی ہماری کمزوری نہیں ہو سکتی۔'' عدالت نے بہترین انداز میں اظہار کیا ہے کہ اگر میونسپل کونسل کے زیر اثر'' علاقوں میں رہنے والے لوگ یا لوگوں کا ایک گروپ اردو سے واقف ہیں، تو سرکاری زبان یعنی مراٹھی کے علاوہ کم از کم میونسپل کونسل کے سائن بورڈز پر اردو استعمال کرنے پر کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔'' ملک میں زبان کے متعلق اختلاف ایک عرصے سے جاری ہے، حال میں جنوبی ہند میں ہندی کے خلاف مہم چلائی گئی ،جبکہ مہاراشٹر میں بھی ہندی کو لیکر تنازع حال میں شروع ہو چکا ہے۔ اردو بھی ان لوگوں کو ایک آنکھ نہیں بھاتی ہے، چند ماہ قبل ریاست اتر پردیش میں بی جے پی کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے بھی اردو کی مخالفت میں کھل کر ریاستی اسمبلی میں آواز اٹھائی تھی۔ اور کٹھ ملا کی زبان قرار دیا تھا۔ البتہ لکھنؤ کی اسمبلی میں اردو زبان کی مخالفت اب کوئی نئی بات نہیں ہے اور ایسا کئی بار ہو چکا ہے۔ کئی بار اردو میں حلف لینے کا مطالبہ کرنے والے ارکان اسمبلی کو اس سے باز رکھنے کی کوشش بھی کی گئی اور معاملہ عدالت تک جا پہنچا۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ملک میں اردو بولنے والوں کی تعداد تقریباً چھ کروڑ ہے۔ راجدھانی دہلی کے ساتھ ساتھ ملک کی چھ دیگر ریاستوں میں دوسری سرکاری زبان کا درجہ بھی رکھتی ہے۔ لیکن بی جے پی کے اقتدار والی ریاستوں میں اس وقت اردو بستر مرگ پر ہے۔ حال ہی میں راجستھان میں بی جے پی کی حکومت نے اردو کی جگہ سنسکرت زبان کے ٹیچر بھرتی کرنے کا حکم جاری کیا تھا اور اب سہ لسانی فارمولے میں اردو کی جگہ سنسکرت کو شامل کر دیا گیا ہے۔ ریاست مدھیہ پردیش میں بھی بی جے پی کی حکومت ایسے 56 دیہات کے نام تبدیل کر رہی ہے، جو اردو میں ہیں۔ اگرچہ اس عدالتی حکم سے جہاں ملک میں اردو کی حیثیت مزید مستحکم ہوئی ہے وہیں زبان کے نام پر عوام میں تقسیم کی سیاست کرنے والوں کے حوصلے پست ہوئے ہیں۔ عدالت نے واضح طور سے پیغام دیا ہے کہ دستور ہند کے خلاف کوئی بھی قدم برداشت نہیں کیا جائے گا نیز ملک کی جمہوری اقدار، سیکولر کردار اور آئین ہند کی روح کا پورا پورا تحفظ کیا جائے گا۔ سپریم کورٹ نے اردو کو گنگا جمنی تہذیب کا بہترین نمونہ بتاتے ہوئے کہا کہ یہ زبان اسی سرزمین پر پیدا ہوئی ہے اور یہیں پلی بڑھی۔ اسے مسلمانوں کی زبان ماننا کثرت میں وحدت کے لئے افسوس ناک ہے۔ ملک کی سب سے بڑی عدالت نے کہا کہ استعماری طاقتوں نے مذہب کی بنیاد پر دو زبانوں کو تقسیم کر کے فائدہ اٹھایا۔ ہندی کو اب ہندوؤں اور اردو کو مسلمانوں کی زبان سمجھا جانے لگا ہے جو عالم گیر بھائی چارے کے لئے غلط ہے۔ زبان خیالات و نظریات کے تبادلے کا ذریعہ ہے جو مختلف افکار اور اعتقادات والے لوگوں کو قریب لاتی ہے۔ یہ ان کی تقسیم کا سبب نہیں بننا چاہئے۔ کورٹ نے مزید کہا کہ ہماری طاقت کبھی ہماری کمزوری نہیں ہو سکتی۔ آیئے ہم اردو اور ہر زبان سے دوستی کریں۔ اگر اردو خود بولتی تو وہ کہتی۔ اردو میرا نام ہے، میں خسرو کی پہیلی ہوں۔ اپنی غلط فہمیوں کے لئے مجھے مت پکڑو، میں نے کبھی خود کو مسلمان نہیں مانا۔ عدالت عظمیٰ نے بجا طور پر اردو کو ہندوستانی زبان بتاتے ہوئے بالکل صحیح کہا کہ زبان ایک گروپ، ایک علاقے اور لوگوں کی ہوتی ہے کسی مذہب کی نہیں۔ اردو کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی اس زبان نے کبھی خود کو مسلمان ہونے کا دعویٰ کیا۔ مذکورہ دلیلوں اور باتوں کا جائزہ لیا جائے تو حقیت بالکل الگ نظر آتی ہے، اور ہمیں یہ محسوس ہوتا ہے کہ حال میں نہیں بلکہ نصف صدی سے اردو داں طبقہ تقسیم کر دیا گیا ہے، اُسے بہت پہلے ہی مسلمانوں سے وابستہ کر دیا گیا ہے، ملک بھر میں ایک منصوبہ بند طریقے سے اس کے خلاف سازش رچی گئی اور سب اس میں مزید تیزی آگئی ہے، اس میں ہمارا بھی اتنا ہی قصور ہے، جتنا دوسروں کا ہے، بہت سی ریاستوں میں ریلوے اسٹیشنوں پر اُردو بورڈ نظر آتے ہیں ہیں، شاہراہوں کے نام بھی لکھے ہوئے ہیں لیکن یہ بھی سچائی ہے کہ مسلمانوں نے بھی اس نظر انداز کر دیا ہے، ممبئی سمیت مہاراشٹر کے اسکولوں میں ذریعہ تعلیم ضرور ہے، لیکن تیزی سے اس میں کمی واقع ہو رہی ہے، حالانکہ مسلمانوں کو اس کا علم ہونا چاہیئے کہ عربی کے بعد دینی علوم کا سرمایہ اُردو میں ہی ہے، لیکن آہستہ آہستہ سب کچھ زوال کی طرف جا رہا ہے اور اُردو داں کے ہاتھوں سے سب کچھ نکل رہا ہے، کتابوں کی اشاعت اور اُردو اخبارات کی تعدادِ اشاعت ختم ہوگئی ہے۔ ہم نے گھر نکالا نہیں بلکہ دل بھی اپنی مادری زبان کو نکال دیا ہے، حالانکہ سپریم کورٹ کے بینچ نے وسیع تر ثقافتی ورثے کو اپنانے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ، '' آیئے، ہم اردو اور اپنی تمام زبانوں کے دوست بنیں۔'' اردو والے اس پر سنجیدگی سے غور کریں اور اپنے گھر میں نئی نسل کو اردو سے متعارف کروائیں۔ ورنہ ہم اپنی تہذیب وتمدن سے محروم ہو جائیں گے۔

توجہ

اکثر ہم سنتے ہیں استاد ماں باپ سے باپ سے کہتے ہیں کہ اپنے بچے پر توجہ دو۔ مالک نوکر سے کہتے ہیں کام ہے توجہ دو۔ اگر نشے باز آوارہ لڑکوں پر ہم توجہ دیں پیار سے سمجھائیں تو وہ نشے کی لت کے چھٹکارہ پا سکتے ہیں۔
اگر پتھر کو خوبصورت سے تراشا جائے تو وہ بھی نکھر جاتا ہے آپ کی توجہ کسی کی زندگی بدل سکتی ہے۔
ایک پتھر کی بھی قسمت سنوار سکتی ہے
شرط یہ ہے کہ سلیقے سے سنوارا جائے

آصف پلاسٹک والا
ربانی ٹاور، مدنپورہ، ممبئی ۱۱
9323793996

بھیونڈی میں 13 لاکھ روپے کی چرس کے ساتھ ایک اسمگلر گرفتار

بھیونڈی:19/اپریل (شارف انصاری):- بھیونڈی کرائم برانچ پولیس نے جال بچھا کر ایک چرس ڈیلر کو گرفتار کرنے میں کامیابی حاصل کی۔ اس کے پاس سے 435 گرام چرس برآمد ہوئی۔ اس کی قیمت 13.5 لاکھ روپے بتائی جا رہی ہے۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق تھانے پولیس کمشنریٹ کے شہر میں منشیات کی سمگلنگ پر قابو پانے اور غیر قانونی اشیاء فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کرنے کے احکامات دیے ہیں۔ اسی دوران جمعرات کو بھیونڈی کرائم برانچ کے پولیس کانسٹیبل ایشیش ٹھاکر کو خفیہ اطلاع ملی کہ ایک شخص بڑی مقدار میں نشہ آور سامان بیچنے کے لیے بھیونڈی آنے والا ہے۔ اطلاع ملنے پر بھیونڈی کرائم برانچ کے سینئر پولیس انسپکٹر جناردن سوناونے کی خصوصی ٹیم تشکیل دی اور اس نے ٹی اسٹینڈ پر واقع ہوٹل کے قریب جال بچھا کر مشتبہ شخص عرف بچو عبدالحق خان (55سال) ساکن امبیڈکر چاول، بیلجی، کلیان ٹٹوالا کو گرفتار کر لیا۔ ملزم کی تلاشی پر اس سے 435 گرام چرس برآمد ہوا جس کی مالیت 13,5000 روپے بتائی گئی ہے۔ گرفتار ملزمان کے خلاف NDPS ایکٹ 1985 کی دفعہ 8(a) اور 22(b) کے تحت شانتی نگر پولیس اسٹیشن میں مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔ مزید کارروائی بھیونڈی کرائم برانچ کے پولیس سب انسپکٹر رویندر پاٹل کر رہے ہیں۔ مذکورہ تحقیقات میں پولیس یہ جاننے کی کوشش کر رہی ہے کہ گرفتار ملزم اتنی بڑی مقدار میں چرس کہاں سے لایا تھا اور یہ بھیونڈی لانے کے بعد کس کو فروخت کرنے والا تھا۔ معاملے کی تحقیقات جاری ہے۔ یہ کامیاب آپریشن میں اسسٹنٹ پولیس انسپکٹر دھنراج کیدار، پولیس سب انسپکٹر رویندر پاٹل، سدھیر چودھری، پولیس حوالدار نتیش بھویر، سنیل ساڑوکے، وسن بھویر، صابر شیخ، سچن جادھو، رنگناتھ پاٹل، سدیش گھاگ، مایا ڈونگرے، ایشیش ٹھاکر، رویندر سالونکے وغیرہ شامل تھے۔

پاکستان میں حزب اختلاف نے بلوچستان کی ترقی کے دعووں پر حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا

اسلام آباد۔ 19/اپریل۔ ایم این این۔ قومی اسمبلی میں پاکستان کے قائد حزب اختلاف عمر ایوب نے بلوچستان کی توسیع اور ترقی کے دعووں پر حکومت کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے انہیں "دھوکہ دہی اور فریب پر مبنی" قرار دیا۔ صحافیوں سے بات کرتے ہوئے عمر ایوب نے بلوچستان کی ترقی کے لیے فنڈنگ ▯ کے ذرائع پر سوال اٹھایا۔ انہوں نے پاکستان کے وزیر اعظم شہباز شریف پر دھوکہ دہی کا الزام لگایا، خاص طور پر پیٹرولیم ڈویلپمنٹ لیوی کے حوالے سے، اور اس کی پائیداری پر سوال اٹھایا۔ پاکستانی میڈیا آوٹ لیٹ اے آر وائی نیوز نے رپورٹ کیا کہ پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کے رہنما نے کہا کہ پاکستانی روپے کی قدر میں کمی نے پاکستان کی مالی مشکلات کو مزید خراب کر دیا ہے۔ یہاں تک کہ اس نے افراط زر میں اضافے پر سوالات اٹھائے اور مزید معاشی چیلنجوں کی توقع کی۔ انہوں نے بلوچستان نیشنل پارٹی مینگل (بی این پی-ایم) کے صدر اختر مینگل کو روکنے پر حکومت پر تنقید کی اور بلوچستان کی سیکیورٹی صورتحال پر سوال اٹھایا۔ اے آر وائی نیوز نے رپورٹ کیا کہ اس نے سرکاری اہلکاروں کو بغیر سیکیورٹی کے بلوچستان میں داخل ہونے کی جرات کی اور ذکر کیا کہ وزیر اعلیٰ بھی کوئٹہ سے باہر گارڈز یا تحفظ کے بغیر سفر کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتے۔ پی ٹی آئی رہنما کے ریمارکس نے بلوچستان کی ترقی کے دعووں اور معاشی حالت کے بارے میں حکومتی انتظامات پر بحث شروع کر دی ہے۔ ایکسپریس ٹریبیون کی خبر کے مطابق، 16 اپریل کو، بی این پی۔ ایم کے صدر سردار اختر مینگل نے بلوچستان کے ضلع مستونگ کے علاقے لکپاس میں بلوچ کارکنوں کی گرفتاری کے خلاف اپنا 20 روزہ دھرنا ختم کر دیا، جس کا صوبے کے تاجروں پر اثر پڑنے کا خدشہ ہے۔ انہوں نے یہ بھی اعلان کیا کہ بی این پی۔ ایم ایک نئی عوامی تحریک شروع کرے گی۔ بی این پی-ایم نے بلوچ یکجہتی کمیٹی (بی وائی سی) کے چیف آرگنائزر مہرنگ بلوچ، دیگر رہنماؤں اور کارکنوں کی گرفتاری اور دھرنے پر پولیس کے کریک ڈاؤن کے خلاف احتجاج کے لیے لانگ مارچ کا آغاز کیا تھا۔ مینگل نے کہا تھا کہ بی این پی ایم کوئٹہ میں مارچ کرے گی لیکن حکومت نے اسے روک دیا۔ پی ٹی آئی رہنما کے ریمارکس نے بلوچستان کی ترقی کے دعووں اور معاشی حالت کے بارے میں حکومتی انتظامات پر بحث شروع کر دی ہے۔ ایکسپریس ٹریبیون کی خبر کے مطابق، 16 اپریل کو، بی این پی۔ ایم کے صدر سردار اختر مینگل نے بلوچستان کے ضلع مستونگ کے علاقے لکپاس میں بلوچ کارکنوں کی گرفتاری کے خلاف اپنا 20 روزہ دھرنا ختم کر دیا، جس کا صوبے کے تاجروں پر اثر پڑنے کا خدشہ ہے۔

کوئٹہ میں بلوچ سیاسی قیدیوں کی رہائی کے لیے احتجاجی کیمپ لگایا گیا

کوئٹہ، 19 اپریل۔ ایم این ایم۔ بلوچ سیاسی قیدیوں کے اہل خانہ نے کوئٹہ پریس کلب کے باہر احتجاجی کیمپ شروع کر دیا ہے، جس میں حکام سے ان کے پیاروں کو رہا کرنے اور غیر قانونی حراستوں کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ بلوچ یکجہتی کمیٹی کے زیر اہتمام ہونے والے اس احتجاج کا مقصد متعدد بلوچ کارکنوں کی مبینہ غیر آئینی قید کی طرف توجہ مبذول کروانا ہے۔ مبینہ طور پر حراست میں لیے گئے افراد میں ڈاکٹر مہرنگ بلوچ، صبغت اللہ شاہ جی، بیبرگ بلوچ، گلزادی بلوچ اور بیبو بلوچ شامل ہیں۔ بی وائی سی کا دعویٰ ہے کہ ان افراد کو ماورائے آئین اقدامات کے ذریعے گرفتار کیا گیا ہے، جو کہ اس کا کہنا ہے کہ یہ انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزی ہے۔ کمیٹی نے کہا کہ کیمپ کا مقصد جاری ریاستی جبر کے خلاف آواز بلند کرنا اور بغیر کسی کارروائی کے حراست میں لیے گئے لوگوں کے لیے انصاف کا مطالبہ کرنا ہے۔ دی بلوچستان پوسٹ کی رپورٹ کے مطابق مظاہرین تمام سیاسی قیدیوں کی فوری اور غیر مشروط رہائی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ کمیٹی نے کہا کہ کیمپ کا مقصد جاری ریاستی جبر کے خلاف آواز بلند کرنا اور بغیر کسی کارروائی کے حراست میں لیے گئے لوگوں کے لیے انصاف کا مطالبہ کرنا ہے۔

کرناٹک میں مردم شماری کا آئینہ

مسلمانوں کی تعداد زیادہ، طاقت کم کیوں؟

از: عبدالحلیم منصور

کرناٹک کی سیاست میں ذات پات کا جادو کوئی نیا کھیل نہیں، لیکن جب بھی یہ مسئلہ دوبارہ منظرِ عام پر آتا ہے تو اس کے ساتھ کئی تلخ حقائق، فریب انگیز دعوے، نئی امیدیں اور گہرے خدشات بھی جنم لیتے ہیں۔ 2023 کے انتخابات کے بعد پیدا ہونے والی سیاسی فضا نے یہ سوال ایک بار پھر زندہ کر دیا ہے کہ آیا ریاست واقعی مساوات، انصاف اور شراکت داری کی سمت گامزن ہے، یا اقتدار اب بھی مخصوص طبقات کے قلعے میں محصور ہے؟ ریاستی پسماندہ طبقات کمیشن کی جانب سے تیار کردہ ذات پر مبنی مردم شماری رپورٹ، جو حال ہی میں ریاستی کابینہ کے سامنے پیش کی گئی، محض ایک اعدادی خاکہ نہیں، بلکہ ایک ایسا سیاسی بیانیہ ہے جو اقتدار کے پرانے توازن کو چیلنج کرتا ہے۔ لیکن جیسے ہی رپورٹ کے اہم نکات سامنے آئے، حکومتی سطح پر پیدا ہونے والا تذبذب اس بات کا اشاریہ ہے کہ خود کو مساوات کا علمبردار کہنے والی جماعتیں بھی روایت پرستی اور مفاد پرستی سے آزاد نہیں ہو پائیں۔ رپورٹ کے مطابق ریاست میں مسلمانوں کی آبادی 12.3 فیصد ہے، جو کہ تقریباً 90 لاکھ نفوس پر مشتمل ایک نمایاں سماجی طاقت ہے۔ اس کے باوجود، ریاست کی اعلیٰ قیادت میں ان کی غیر موجودگی ایک افسوسناک حقیقت ہے۔ آج تک کوئی مسلمان کرناٹک کا وزیر اعلیٰ نہیں بن سکا۔ وکلیگا اور لنگایت برادریاں، جنہیں رپورٹ میں بالترتیب 11 اور 13.6 فیصد دکھایا گیا ہے، ریاستی اقتدار پر دہائیوں سے غالب رہی ہیں۔ ان ہی طبقات کو وزیر اعلیٰ کی کرسی، کابینہ میں اکثریت اور پالیسی سازی کا اختیار حاصل رہا۔ رپورٹ کے اعداد و شمار اس دعوے کی نفی کرتے ہیں کہ یہی طبقات آبادی کی اکثریت رکھتے ہیں، اور یہی بات اقتدار کے ایوانوں میں ہلچل پیدا کر رہی ہے۔ قابلِ غور بات یہ ہے کہ 2023 کے اسمبلی انتخابات کے بعد جہاں مسلمانوں کے 12.3 فیصد کے مقابلے صرف 10 مسلمان ایم ایل اے منتخب ہو سکے، وہیں وکلیگا طبقے کے 46 اور لنگایت طبقے کے 56 اراکین اسمبلی میں پہنچے۔ کیا یہ محض اتفاق ہے یا اس کے پیچھے کوئی گہرا سماجی و سیاسی تعصب موجود ہے؟ موجودہ کابینہ میں بھی محض دو مسلم وزراء کی شمولیت یہی سوال مزید واضح کرتی ہے۔ سب سے تشویشناک پہلو یہ ہے کہ مسلم نمائندے اس امتیازی رویے پر خاموشی اختیار کیے ہوئے ہیں۔ وہ پارٹی کے وفادار تو بنے رہتے ہیں، مگر قوم کے اجتماعی مفادات پر لب کشائی سے گریز کرتے ہیں۔ ذات پات پر مبنی مردم شماری رپورٹ کے بعد جبکہ مسلمانوں کی سیاسی و سماجی پسماندگی واضح ہو چکی ہے، تو کیا یہ وقت نہیں کہ کانگریس اور دیگر جماعتیں ان حقائق کی روشنی میں اقلیتوں کی قیادت کو سنجیدگی سے آگے بڑھائیں؟ یا یہ رپورٹ بھی محض ایک انتخابی ہتھیار بن کر رہ جائے گی؟ اس وقت سب سے بڑا سوال یہی ہے کہ کیا مسلمان اپنی سیاسی حکمتِ عملی پر نظر ثانی کے لیے تیار ہیں؟ کیا صرف سیکولر جماعتوں کو ووٹ دینا کافی ہے؟ یا قیادت کے حصول کے لیے ایک نئی اجتماعی سوچ، عوامی بیداری اور سیاسی بصیرت کی ضرورت ہے؟ اگر نمائندگی کا معیار آبادی، محرومی اور سماجی صورتحال پر مبنی ہو، تو مسلمانوں سمیت تمام پسماندہ طبقات کو اقتدار میں مناسب شراکت داری ملنی چاہیے۔ یہ رپورٹ محض اعداد و شمار نہیں، بلکہ ایک آئینہ ہے جو بتا رہا ہے کہ مسلمان ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت اقتدار سے دور رکھے گئے ہیں۔ جہاں دیگر برادریاں اپنی عددی طاقت کی بنیاد پر اقتدار میں حاوی ہو رہی ہیں، وہیں مسلمانوں کو محض انتخابی ایندھن بنا دیا گیا ہے۔ یہ نہ صرف سیاسی استحصال ہے بلکہ اقلیتوں کی آئندہ نسلوں کے مستقبل پر بھی ایک سنگین سوالیہ نشان ہے۔ کنڑا میڈیا نے بھی اس رپورٹ پر جرأت مندانہ انداز میں بحث کی ہے۔ کئی اخبارات نے صاف الفاظ میں لکھا ہے کہ اگر یہ رپورٹ نافذ ہوئی تو ریاست کی سیاسی ساخت میں زلزلہ آ سکتا ہے، اور روایتی اجارہ داری رکھنے والے طبقات کی بالادستی کو چیلنج کیا جا سکتا ہے۔ تاہم ریاستی حکومت کا اس معاملے میں پس و پیش اور رپورٹ پر فیصلے کو 2 مئی تک مؤخر کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ فیصلہ سازی کا مرکز اب بھی مساوات سے زیادہ انتخابی فائدے کی بنیاد پر قائم ہے۔ کئی وزراء کا رپورٹ کو مسترد کرنے کا عندیہ دینا اسی سیاسی تذبذب کی عکاسی کرتا ہے، جو ملک کی جمہوریت کو مسلسل کمزور کرتا آ رہا ہے۔ اقتدار کے دروازے پر بیٹھے طبقے تبدیلی سے خوف زدہ ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ اگر مسلمانوں اور دیگر محروم طبقات کو ان کا جائز حق دے دیا گیا تو ان کی نسل در نسل قائم اجارہ داری کا خاتمہ ہو جائے گا۔ لہٰذا، وقت آ گیا ہے کہ مسلمان اس صورتحال کو محض شکایت کا مسئلہ نہ بنائیں بلکہ اپنی سیاسی حکمت عملی از سرِ نو ترتیب دیں، قیادت میں اعتماد پیدا کریں اور اپنے اجتماعی شعور کو ایک نئی سمت دیں۔ بصورت دیگر، وہ محض تماشائی بنے رہیں گے اور اقتدار کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند ہو جائے گا۔

تین دن میں تین لاشیں ملنے سے بھیونڈی میں خوف کا ماحول ہے

ایک قتل کا معاملہ حل، دو معاملات کی تفتیش جاری

بھیونڈی: 19/اپریل (شارف انصاری):- بھیونڈی میں ان دنوں قتل کے واقعات میں اضافہ ہوا ہے۔ تین دنوں میں بھیونڈی کے مختلف مقامات سے تین لاشیں برآمد ہوئی ہیں جن میں دو مرد اور ایک خاتون شامل ہیں۔ بھیونڈی کرائم برانچ پولیس نے شانتی نگر پولیس اسٹیشن کی حدود میں پائی گئی نامعلوم لاش کا معمہ حل کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے، جب کہ پولیس بھیواڑہ اور کونگاؤں پولیس اسٹیشنوں کی حدود میں ملنے والی نامعلوم لاش کی تحقیقات کر رہی ہے۔ معلومات کے مطابق، صبح 10:45 بجے کونگاؤں پولیس اسٹیشن کے تحت ٹھاکر گاؤں میں واقع ماما کمپاؤنڈ کے سامنے، گبی بزنس پارک کے سامنے پائپ لائن کے پاس ایک نامعلوم خاتون کی لاش ملنے سے علاقے میں سنسنی پھیلا گئی تھی۔ جاں بحق ہونے والی خاتون کی عمر 30 سے 35 سال بتائی جاتی ہے۔ نامعلوم قاتل نے خاتون کو اسکارف سے گلا دبا کر قتل کر دیا تھا۔ اطلاع ملتے ہی کونگاؤں پولیس موقع پر پہنچی، لاش کا پنچ نامہ کر کے پوسٹ مارٹم کے لیے بھیونڈی کے آئی جی ایم اسپتال بھیج دیا۔ انہوں نے نامعلوم قاتل کے خلاف بی این ایس کی دفعہ 103(1) کے تحت مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی۔ تحقیقات کونگاؤں پولیس اسٹیشن کے سینئر پولیس انسپکٹر نیتا رام ماسکے خود کر رہے ہیں۔ اسی طرح 15 اپریل کو کاریولی گاؤں میں شمشان گھاٹ کے قریب خلیج سے 500 میٹر دور ایک شخص کی لاش برآمد ہوئی تھی۔ اس معاملے میں بھوئی واڑہ پولیس نے نامعلوم قاتل کے خلاف مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔

عامر خان کو چین میں مکاؤ کامیڈی فیسٹیول میں عالمی اعزاز ملا

ممبئی: 19/اپریل (ایم ملک) بالی ووڈ کے مسٹر پرفیکشنسٹ کے نام سے جانے جانے والے عامر خان کا شمار ہندوستانی سنیما کے سب سے زیادہ قابل احترام اور با اثر اداکاروں میں ہوتا ہے۔ کئی دہائیوں پر محیط اپنے شاندار کیریئر میں، انہوں نے نہ صرف ہندوستان بلکہ پوری دنیا میں لاکھوں دلوں کو جیت لیا ہے۔ ان کی فلمیں سرحدوں کو پار کر چکی ہیں، خاص طور پر چین میں اور کئی ریکارڈ توڑ چکی ہیں۔ عامر اپنے فکر انگیز مواد اور طاقتور پرفارمنس کے لیے جانا جاتا ہے، جس کی وجہ سے وہ معیاری سنیما کا عالمی آئیکون بنتے ہیں۔ حال ہی میں ان کی بین الاقوامی اپیل کو مکاؤ کامیڈی فیسٹیول میں بھی اعزاز سے نوازا گیا جہاں انہیں خاص طور پر سراہا گیا۔ عامر خان نے حال ہی میں مکاؤ کامیڈی فیسٹیول میں شرکت کی جہاں ان کے ساتھ کئی نامور فنکار بھی موجود تھے جیسے ہی وینجن، سوڑینگ، نا، تیان وا، وین سانگ، سانگ ڑاؤ باؤ، ڑانگ چیو، جوشوایی، وانگ ینگ وی، لی فی، سونگ یانگ، وانگ جیانہو، سونگ، سونگ، سونگ، سونگ، سونگ شین ٹینگ، ڑانگ چن، ڑاؤ بینشن، ڑاؤ دیونگ، لی زیلیانگ، لیوسیوئی اور آئی لن۔ چین میں عامر کی زبردست فین فالوونگ کی وجہ سے ان کی موجودگی نے وہاں ہلچل مچا دی۔ فیسٹیول کی اختتامی تقریب میں، عامر خان شین ٹینگ اور مالی کے ساتھ ایک خصوصی پینل ڈسکشن میں حصہ لیں گے جس موضوع پر "ہنسی بہترین دوا ہے"۔ یہ بحث کامیڈی کے سماجی اثرات اور ثقافتی حدود میں اس کے مستقبل پر مرکوز ہوگی۔ عامر خان کی فلموں نے چین میں بہت زیادہ کامیابی حاصل کی ہے، یہاں تک کہ انہوں نے ہندوستان کے باکس آفس کے اعداد و شمار کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ ان کی 2009 کی کامیڈی 3Idiots وہاں بلاک بسٹر تھی، پھر 2014 میں PK نے بھی دھوم مچا دی۔ لیکن سب سے زیادہ کامیاب فلم دنگل (2016) تھی، جس نے چین میں 193 ملین ڈالر کمائے، اس کے بعد سیکرٹ سپر اسٹار (2017) جس نے 109 ملین ڈالر کمائے۔ عامر کی کہانیوں میں دل کو محسوس کرنے والے جذبات اور سماجی پیغام نے چینی سامعین کو گہرا چھو لیا ہے۔ اسی وجہ سے آج عامر خان نہ صرف ہندوستان بلکہ عالمی سنیما کے بھی بڑے آئیکون بن چکے ہیں۔ عامر خان کے پاس آنے والے پروجیکٹس کی ایک بہت ہی دلچسپ لائن اپ ہے۔ وہ جلد ہی ستارے زمین پر میں نظر آئیں گے، جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ ان کی 2007 کی کامیاب فلم تارے زمین پر کا روحانی سیکوئل ہے۔ فلم میں ان کے ساتھ جینیلیا ڈی سوزا اور درشیل سفاری بھی اہم کرداروں میں نظر آئیں گے اور یہ فلم رواں سال ریلیز ہو رہی ہے۔ اس کے علاوہ عامر کی ایک اور بڑی فلم لاہور 1947 ہے جو ایک پیریڈ ڈرامہ ہے اور وہ اسے اپنے بینر تلے پروڈیوس بھی کر رہے ہیں۔

جلاوطن مشرقی ترک حکومت نے سنکیانگ نسل کشی میں ملوث ہونے پر انٹرنیشنل ہوٹل چین کی مذمت کی

سنکیانگ۔ 19/ اپریل۔ ایم این این۔ جلاوطن مشرقی ترکستان کی حکومت (ای ٹی جی ای) نے مقبوضہ مشرقی ترکستان میں بین الاقوامی ہوٹلوں کی چین، ہلٹن، میریٹ، حیات اور وِنڈھم کی کارروائیوں کی مذمت کی ہے، جہاں اس نے کہا ہے کہ چینی حکومت نوآبادیات اور نسل کشی کی منظم مہم چلا رہی ہے۔ ای ٹی جی ای نے کہا کہ یہ کاروبار لاعلمی میں اپنا کاروبار نہیں کر رہے ہیں۔ ای ٹی جی ای کی ایک ریلیز کے مطابق، وہ سنکیانگ پروڈکشن اینڈ کنسٹرکشن کور کے دائرہ اختیار کے تحت علاقوں میں ہوٹل بنا رہے ہیں اور چلا رہے ہیں، جو ایک نیم فوجی اور نوآبادیاتی تنظیم ہے جسے امریکہ، برطانیہ، کینیڈا، اور یورپی یونین نے چین کی نوآبادیاتی اور نسل کشی کی پالیسیوں کو انجام دینے میں کلیدی کردار کے لیے منظور کیا ہے۔ ای ٹی جی ای کی ریلیز میں کہا گیا ہے کہ یہ کاروبار ایک ایسی حکومت کی شبیہہ کو خراب کر رہے ہیں جو چینی ریاست کی زیر قیادت "سیاحت" کی ترقی میں حصہ لے کر پورے ملک کو ختم کرنے کے لیے سرگرم عمل ہے۔ ایک حالیہ تحقیقات کے مطابق، مشرقی ترکستان میں بین الاقوامی برانڈز کے ساتھ کم از کم 115 ہوٹل ہیں، اور مزید 74 یا تو منصوبہ بند ہیں یا پہلے سے ہی ترقی کے مراحل میں ہیں۔ ای ٹی جی ای کی ریلیز نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ یہ خصوصیات اس کے باہر موجود ہونے کی بجائے جبر کے نظام میں پیوست ہیں۔ مشرقی ترکستان کی شناخت، تاریخ اور مذہب کو تباہ کرنے کی اپنی بامقصد کوششوں میں، چینی ریاست اور چینی کمیونسٹ پارٹی نے متعدد مساجد، قبروں اور دیگر مقدس ثقافتی مقامات کی بے حرمتی کی ہے، جس کے نتیجے میں ان کے مقامات پر متعدد ہوٹل تعمیر کیے گئے۔ مشرقی ترکستان میں ہونے والے جرائم کی وسعت اور شدت حیران کن ہے۔ جیلوں اور حراستی کیمپوں میں لاکھوں اویغور اور دیگر ترک باشندوں کو رکھا گیا ہے۔ لاکھوں خواتین پر زبردستی نس بندی کی گئی ہے۔ ای ٹی جی ای کی ریلیز میں کہا گیا ہے کہ دس لاکھ سے زیادہ اویغور بچوں کو ان کے گھروں سے لے جا کر سرکاری طور پر چلنے والے برین واشنگ کیمپوں میں رکھا گیا ہے۔ ای ٹی جی ای کے مطابق، چین کے "اعضاء کی کٹائی کے آپریشنز" میں سالانہ 25,000 سے 50,000 کے درمیان اویغور مارے جاتے ہیں۔ چین کی قابض حکومت نے 000,16 سے زیادہ مساجد اور دیگر ثقافتی نشانات کو مسمار کر کے مشرقی ترکستان کی صدیوں کی تاریخ کو مٹا دیا ہے۔ جلاوطن مشرقی ترکستان حکومت کے صدر ممتیمین الا نے کہا، "جب بین الاقوامی کارپوریشنز مقبوضہ علاقے میں، چوری شدہ زمین پر اور ہماری تاریخ کی قبروں پر کام کرتی ہیں، تو وہ غیر جانبدار مبصر نہیں ہوتے، وہ فعال شراکت دار ہوتے ہیں۔

بوہرہ وفد، مودی ملاقات: وقف قانون کی حمایت ہی منافقت، فتنہ، غداری یا فہم؟

مسعود محبوب خان (ممبئی)
09422724040

یہ خبر اپنے اندر غیر معمولی حساسیت اور دور رس اثرات لیے ہوئے ہے ہی ایک ایسی گھڑی میں جب وقف قانون میں کی گئی ترمیمات کے خلاف پورے ملک میں احتجاج، قانونی جنگ اور فکری مزاحمت کا سلسلہ جاری ہے۔ ہر طرف سوالات اٹھ رہے ہیں، تحفّظات ظاہر کیے جا رہے ہیں، اور ملتِ اسلامیہ کے دل میں ایک اضطراب سا بسا ہوا ہے کہ کہیں ان کے مذہبی تشخص، دینی اداروں اور تاریخی ورثے پر کوئی کاری ضرب نہ لگے۔ ایسے نازک اور پُرآشوب وقت میں داؤدی بوہرہ وفد کی وزیر اعظم نریندر مودی سے ملاقات اور ان کے متنازع قدم کی کھلی حمایت نے مسلم حلقوں میں گہرے تاثر اور فکری اضطراب کو جنم دیا ہے۔ یہ محض ایک ملاقات یا رسمی اظہارِ تشکر نہیں بلکہ ایک فکری و نظریاتی پیغام ہے، جس نے ملت کے اجتماعی شعور کو جھنجھوڑ دیا ہے اور دلوں میں یہ سوالات ابھرنے لگے ہیں کہ آیا یہ اقدام مذہبی شعور کی نمائندگی ہے یا محض سیاسی حکمت عملی کا حصّہ؟ جب قوم کے ہر ذی شعور فرد کی زبان پر سوال ہو، جب ہر طبقۂ فکر سے وابستہ افراد ایک متفقہ موقف پر مجتمع ہوں، تو ایسے میں کسی ایک گروہ کی طرف سے حکومتی اقدام کی تائید ایک نئی بحث کا آغاز بن جاتی ہے ہی ایسی بحث جو ملت کی وحدت، ترجیحات اور اندرونی ہم آہنگی سے متعلق کئی پرتیں کھولتی ہے۔ یہ وقت جذبات میں بہنے کا نہیں، بلکہ ہوش مندی، بصیرت اور اتحاد کے ساتھ ان رویّوں کو سمجھنے اور ان کے اثرات کو پرکھنے کا ہے۔ کیونکہ بعض اوقات ایک "شکریہ" کسی پوری قوم کے زخموں پر نمک بن کر گرتا ہے۔

وقف، اسلامی تہذیب و تمدّن کا درخشندہ ادارہ

وقف، اسلامی تہذیب کا وہ تابندہ چراغ ہے جو صدیوں تک نہ صرف علم و عرفان کی محفلوں کو روشن کرتا رہا بلکہ عبادت گاہوں، مدارس، مسافر خانوں، یتیم خانوں اور شفا خانوں کے ذریعے ایک بھرپور تمدّنی زندگی کو جِلا بخشتا رہا۔ یہ ادارہ محض جائیدادوں کا ایک نظم و نسق نہیں بلکہ ملت اسلامیہ کے باطن میں رچے بسے اس روحانی شعور کا ترجمان ہے جو ایثار، قربانی، خیر خواہی اور اجتماعی فلاح کے سنہرے اصولوں پر استوار ہے۔ وقف وہ آئینہ ہے جس میں امت کی تہذیبی عظمت، فکری بلندی اور دینی حمیت کی جھلک نمایاں ہوتی ہے۔ یہ امت کے اس اجتماعی ضمیر کی علامت ہے جو وقت کی دھوپ چھاؤں میں اپنے اصولوں پر قائم رہتے ہوئے نسل در نسل خیر کے چشمے بہاتا رہا ہے۔ لیکن افسوس کہ آج یہی درخشندہ ادارہ ایک کٹھن دور سے گزر رہا ہے۔ حکومت ہند کی جانب سے حالیہ وقف قانون میں کی گئی ترمیمات نے اس مقدس نظام کی روح کو مجروح کر دیا ہے۔ ان ترامیم کو محض قانونی تبدیلی نہیں بلکہ ایک گہری فکری اور تہذیبی مداخلت تصور کیا جا رہا ہے، جسے نہ صرف علماء کرام، بلکہ شرعی ادارے اور دینی حلقے بھی شدید اضطراب و تشویش کی نگاہ سے دیکھ رہے ہیں۔ ان کے نزدیک یہ اقدام، وقف کے اس خود مختار، مذہبی اور فلاحی کردار پر ایک غیر فطری اور غیر آئینی پہرہ بٹھانے کی کوشش ہے، جو نہ صرف مذہبی آزادی کے بنیادی اصول سے متصادم ہے بلکہ آئینی وعدوں کی روح سے بھی انحراف ہے۔ ملک بھر میں جب اس قانون کے خلاف آوازیں بلند ہو رہی ہیں، قانونی جنگیں لڑی جا رہی ہیں، ملت سراپا سوال بنی ہوئی ہے کہ کیا ریاست اقلیتوں کے مذہبی تشخص اور آئینی حقوق کی حفاظت میں مخلص ہے؟ ہی ایسے نازک ماحول میں 17/اپریل 2025 کو داؤدی بوہرہ جماعت کے ایک وفد کی وزیر اعظم نریندر مودی سے ملاقات اور متنازع ترمیم شدہ وقف قانون پر شکریہ ادا کرنا، ملت کے دل پر ایک گہرا چرکا بن کر ابھرا ہے۔ یہ ملاقات محض ایک وفد کی حکومتی رہنما سے ملاقات نہیں بلکہ اس کا وقت، سیاق و سباق اور پیغام، سب کچھ ایک نہایت حساس اور نازک اشارہ لیے ہوئے ہے۔ اس ملاقات نے ان شبہات کو جنم دیا ہے کہ آیا حکومت اقلیتوں کے اندرونی اختلافات کو اپنے مفاد کے لیے استعمال کر رہی ہے؟ کیا ملت اسلامیہ کی صفوں میں وہ وحدت باقی رہی ہے جو ایسے مواقع پر سینہ سپر ہو کر اپنے مشترکہ تہذیبی ورثے کی حفاظت کر سکے؟ یہ منظر نامہ محض سیاسی نہیں بلکہ تہذیبی اور فکری بھی ہے، کیونکہ جب ملت کے اجتماعی ادارے پر حملہ ہو اور اہلِ علم و دانش، عدالتوں کے در پر دستک دے رہے ہوں، تب کسی ایک گروہ کا اس قانون پر شکر بجا لانا، اتحادِ ملت کے لیے زہرِ قاتل سے کم نہیں۔ آج امت مسلمہ پر لازم ہے کہ وہ ان داخلی تقسیمات سے اوپر اٹھ کر اپنے مشترکہ ورثے، اپنے اداروں اور اپنے شعور کی حفاظت کرے۔ یہ وقت ہے بیداری کا، حکمت کا، اور فکری مزاحمت کا۔ کیونکہ اگر وقف جیسے ادارے کی خود مختاری پر سمجھوتہ کیا گیا، تو یہ صرف ایک قانونی ترمیم نہ ہوگی بلکہ امت کی تہذیبی بنیادوں پر ایک ایسا زلزلہ ہوگا جس کی لرزشیں آنے والی نسلوں تک محسوس کی جائیں گی۔

اجتماعی مسلم موقف سے انحراف:

بوہرہ وفد کی غیر متوقع روش:

کبھی کبھی ایک قدم، ایک بیان، یا ایک ملاقات صرف ظاہری عمل نہیں ہوتا، بلکہ ایک ایسی معنوی کائنات کا آئینہ دار ہوتا ہے جو کسی پوری قوم کے شعور، احساس، وحدت اور درد کو جھنجھوڑ کر رکھ دیتا ہے۔ داؤدی بوہرہ جماعت کی جانب سے ترمیم شدہ وقف قانون کی صریح حمایت بھی ایسا ہی ایک قدم ہے، جو محض ایک فرقے کی رائے کے طور پر نہیں دیکھا جا سکتا، بلکہ اسے ملت اسلامیہ کے اجتماعی شعور سے صریح انحراف اور وحدتِ ملت کی دیوار میں دراڑ کے مترادف قرار دیا جا رہا ہے۔ جب ایک قوم کی روح زخمی ہو، اس کے علما منبر و محراب سے فریاد بلند کر رہے ہوں، اس کے دانشور قلم کی نوک سے احتجاج رقم کر رہے ہوں، اس کے تعلیمی ادارے فکری محاذ پر صف آرا ہوں، اور اس کے قانونی ماہرین عدالتوں میں اس قانون کی چیرہ دستیوں کو چیلنج کر رہے ہوں ہی ایسے میں کسی ایک گروہ کی طرف سے حکومت کے اس متنازع قدم پر شکریہ ادا کرنا، ملت کی اجتماعی صف بندی کو سبوتاژ کرنے کے مترادف ہے۔ یہ صرف ایک رائے کا اختلاف نہیں، بلکہ اس بات کا اعلان ہے کہ ایک مخصوص طبقہ امت کے درد سے کٹ چکا ہے، یا اسے اس اجتماعی اذیت سے کوئی غرض نہیں۔ جب ملت کی تمام مؤقر تنظیمیں اور معتبر ادارے ایک سنگین قانون کے خلاف متفقہ آواز میں سراپا احتجاج ہوں، تو اس کے برعکس رویہ محض فکری تفاوت نہیں کہلاتا، بلکہ اسے شعوری سیاسی مفاد پرستی، ذاتی وابستگیوں اور ممکنہ مراعات کے تناظر میں دیکھا جاتا ہے، جس کی بازگشت ملت کے ضمیر میں "قوم فروشی" جیسے سخت الفاظ کی صورت گونجتی ہے۔ بوہرہ جماعت کی یہ روش نہ صرف ملت کے داخلی اتحاد کو زک پہنچاتی ہے بلکہ حکومت کو یہ جواز فراہم کرتی ہے کہ وہ امت کے اندر کی کمزوریوں کو اپنے مفاد میں استعمال کرے۔ جب دشمن در پر ہو، اور اہلِ صف خود شکستگی کا مظاہرہ کریں، تو وہ لمحہ صرف افسوس کا نہیں، بلکہ احتساب، بیداری اور تعمیرِ نو کا متقاضی ہوتا ہے۔ آج کا یہ انحراف، کل کی ایک بڑی کمزوری بن سکتا ہے۔ ملت کے زخموں پر مرہم رکھنے کی بجائے، ان پر نمک چھڑکنے کا یہ عمل، تاریخ کے صفحوں پر کس عنوان سے محفوظ ہوگا؟ یہ سوچنا اہل فکر و دانش کی ذمہ داری ہے۔

مسلکی نمائندگی یا اجتماعی منافقت؟

تاریخ شاہد ہے کہ داؤدی بوہرہ برادری نے ہمیشہ اپنی منظم سماجی ساخت، قیادت کی غیر متزلزل اطاعت، اور مصلحت آمیز طرزِ عمل کے ذریعے اپنی ایک منفرد شناخت قائم رکھی ہے۔ ان کی داخلی نظم و ضبط اور قیادت پر کامل اعتماد کو بہت سے حلقے ایک مثالی ماڈل کے طور پر پیش کرتے رہے ہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا یہ اطاعت، یہ نظم، یہ مصلحت پسندی ہی ہر صورت میں قابلِ تحسین ہے؟ کیا اجتماعی مفاد اور امت کی یکجہتی کے لمحے میں یہی خاموشی اور حکومتی قربت عقلمندی کے زمرے میں آتی ہے، یا یہ درحقیقت وہ منافقانہ روش ہے جو تاریخ کے کٹہرے میں بے نقاب ہو کر رہتی ہے؟ جب تمام مکاتبِ فکر کے علما، مشائخ، دینی ادارے اور ملت کے معتبر نمائندے وقف قانون میں کی گئی ترمیمات کے خلاف یک زبان ہو چکے ہوں؛ جب اس قانون کے خلاف عدالتِ عظمیٰ کے دروازے پر دستک دی جا چکی ہو؛ جب مسلمان محسوس کر رہے ہوں کہ ان کے مذہبی ادارے، ان کا دینی وقار، اور ان کی صدیوں پر محیط تہذیبی خودمختاری ریاست کے جبر کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کی جا رہی ہے ہی تو ایسے حساس اور نازک ماحول میں کسی ایک فرقے کی طرف سے اس ترمیمی قانون کی تائید، خاموش تماشائی بننے سے بھی بڑا جرم ہے۔ یہ حمایت گویا اُس ہاتھ کو مضبوط کرنے کے مترادف ہے جو ملت کے وقف پر شب خون مارنا چاہتا ہے؛ وہ ہاتھ جو مسجد، مدرسہ، خانقاہ اور کتب خانوں کو محض زمین کے قطعات میں بدل کر ریاستی مشینری کا حصّہ بنانا چاہتا ہے؛ اور وہ ہاتھ جو دینی خودمختاری کو ضوابط و بیوروکریسی کی زنجیروں میں جکڑ دینا چاہتا ہے۔ ایسے میں بوہرہ برادری کے وفد کی جانب سے اظہارِ تشکر محض ایک "مسلکی رائے" نہیں، بلکہ ایک فکری و اخلاقی سوال بن کر سامنے آتا ہے: کیا ایک مسلمان، خواہ کسی بھی مکتبِ فکر سے ہو، اپنے ذاتی یا گروہی مفاد کی خاطر پوری ملت کے اجتماعی موقف سے روگردانی کا حق رکھتا ہے؟ اور اگر رکھتا ہے، تو کیا ایسی روش کو "اجتماعی نمائندگی" کہا جائے گا یا "تاریخی غداری" کا نام دیا جائے گا؟ وقت گزر جائے گا، مگر یہ سوال باقی رہے گا۔ اور تاریخ بڑی بے رحم ہوتی ہے ہی وہ نہ مصلحت سے مرعوب ہوتی ہے، نہ خاموشی کو دانائی سمجھتی ہے۔ وہ صرف سچ اور موقف کو یاد رکھتی ہے۔ اور جب امت اپنے زخموں کو سہلاتی ہوئی پیچھے مڑ کر دیکھے گی، تو وہ اُن ہاتھوں کو ضرور پہچانے گی جنہوں نے مرہم رکھنے کے بجائے، نمک چھڑکنے کو ترجیح دی۔

'سب کا وشواس' یا صرف 'اپنے مفاد کا وشواس'؟

بوہرہ وفد کی جانب سے وزیر اعظم نریندر مودی کے مشہور نعرے 'سب کا ساتھ، سب کا وکاس، سب کا وشواس' پر اعتماد کا اظہار، ایسے حالات میں خواب و خیال سے کم نہیں لگتا ہی بلکہ ایک تلخ تضاد کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ اس وقت جب کہ ملک بھر میں مسلمان محض اپنے تشخص، لباس، عبادات اور طرزِ زندگی کی بنیاد پر نشانہ بنائے جا رہے ہیں؛ جب گؤ رکشا کے نام پر لنچنگ معمول بن چکی ہے؛ جب معاشی، سماجی اور ڈیجیٹل سطح پر مسلم مخالف بائیکاٹ کی مہمات زوروں پر ہیں؛ جب مدارس اور دینی ادارے انتقامی کارروائیوں کا ہدف بنے ہوئے ہیں؛ اور جب مساجد کے گنبد بلڈوزروں کی زد میں آچکے ہوں ہی ایسے پُرتشدد اور تعصب آلود ماحول میں حکومتی نعروں پر یقین کا اظہار کیا واقعی ملت کے اجتماعی مفاد میں ہے؟ یا یہ محض سیاسی وفاداری کے تمغے حاصل کرنے کی ایک کوشش ہے؟ ایسے حساس وقت میں جب ملت اسلامیہ کی اجتماعی آواز حکومت کے متنازع اقدامات پر شکوک و شبہات کا اظہار کر رہی ہو، بوہرہ وفد کی طرف سے اعتماد و تشکر کے کلمات گویا اس زخم خوردہ قوم پر نمک پاشی کے مترادف ہیں۔ یہ سوال بجا طور پر پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ برادری واقعی تمام مسلمانوں کی نمائندہ ہے؟ کیا ان کا یہ موقف ملت کے اجتماعی جذبات، تحفّظات اور مطالبات کی عکاسی کرتا ہے؟ اگر جواب نفی میں ہے، تو یہ بیان صرف ذاتی یا مسلکی مفاد کا عکاس سمجھا جائے گا ہی نہ کہ امت کے اجتماعی وقار اور حقوق کا ترجمان۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ 'سب کا وشواس' کا نعرہ بعض طبقات کے لیے 'صرف اپنے مفاد کا وشواس' بن چکا ہے۔ ایک ایسا نعرہ جسے سیاسی مفاہمت، حکومتی قربت اور وقتی فوائد کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے، چاہے اس کی قیمت پوری ملت کی اجتماعی وحدت اور خودداری سے ادا کرنی پڑے۔ اس دو رُخے رویے نے مسلمانوں کے اندر پہلے سے موجود فکری و سیاسی تقسیم کو مزید گہرا کر دیا ہے۔ اور تاریخ گواہ ہے کہ جب قومیں اجتماعی مفاد کو پسِ پشت ڈال کر ذاتی وفاداریوں میں بٹ جاتی ہیں، تو ان کا وقار، وحدت اور بقاء ہمیشہ خطرے میں پڑ جاتی ہے۔

قوم کے مفاد پر سودا؟

بوہرہ وفد کی حالیہ حکومتی قربت اور ترمیم شدہ وقف قانون پر ان کی حمایت، محض ایک سفارتی ملاقات یا رسمی شکریے کا معاملہ نہیں، بلکہ ایک گہرے سیاسی اور فکری بحران کی علامت ہے ہی ایسا بحران جو قوموں کے تشخص کو گہنایا کرتا ہے۔ یہ واقعہ ہمیں ایک بار پھر یاد دلاتا ہے کہ وہ قومیں جو وقتی مفاد، ظاہری قربت یا سیاسی چالوں کا شکار بن جاتی ہیں، بالآخر اپنے وجود، وقار اور اجتماعیت کو کھو بیٹھتی ہیں۔ بوہرہ قیادت کو اب یہ غور کرنا ہوگا کہ آیا وہ ملت اسلامیہ ہند کے ساتھ کھڑی ہے ہی جس کے علما، دانشور، اور عوام یک زبان ہو کر وقف قانون میں ترمیمات کو مذہبی اور آئینی حقوق پر حملہ قرار دے رہے ہیں ہی یا وہ ریاستی حکمت عملیوں کا ایک خاموش مہرہ بننے جا رہی ہے، جسے وقتِ ضرورت بطور "نمائندہ اقلیت" پیش کیا جا سکے۔ یقیناً کسی بھی برادری کو حکومت سے روابط رکھنے، اپنی شناخت قائم رکھنے اور اپنے مفادات کے تحفّظ کا حق حاصل ہے۔ مگر جب بات ملت کے اجتماعی مذہبی، قانونی اور تہذیبی مسائل کی ہو ہی تو ایسی "سہولت کاری" کو محض مصلحت یا سفارتکاری کا نام دینا، سچ سے فرار کے مترادف ہے۔ یہ درحقیقت وہ فتنہ ہے جو ملت کے جسم میں اندرونی کمزوری کے طور پر داخل ہوتا ہے، اور بظاہر اپنوں کے چہروں سے دشمن کی بولی بولتا ہے۔ ایسے نازک وقت میں ملت اسلامیہ ہند پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ صرف ظاہری حملوں ہی سے نہیں، بلکہ اندرونی فکری انحراف اور سیاسی مفاہمتوں سے بھی خبردار ہو۔ خاموشی، لاپرواہی اور داخلی بے ربطی وہ خلاء ہے جسے طاقتور قوتیں اپنے فائدے کے لیے استعمال کرتی ہیں۔ ملت کو چاہیے کہ وہ ایسے رویوں کے خلاف واضح اور متحد مؤقف اختیار کرے، اور اپنی صفوں میں فکری بیداری، تنظیمی ہم آہنگی اور قیادت کا شعور پیدا کرے ہی تاکہ کوئی "اپنا" نہ صرف دشمن کی زبان نہ بولے، بلکہ دشمن کی صف میں کھڑے ہونے کا حوصلہ بھی نہ کر سکے۔ خاموشی اب جرم ہے، یہ وقت صرف تجزیہ کرنے کا نہیں بلکہ پُرعزم آواز بلند کرنے کا ہے۔ بوہرہ وفد کی یہ روش ملت میں تفریق، کمزوری اور نفاق کو بڑھا سکتی ہے۔ لہٰذا ہر ذی شعور مسلمان، ہر دینی و ملّی ادارہ، اور ہر غیرت مند نوجوان کو چاہیے کہ ایسے عناصر کی سازش کو پہچانے، قوم کو ان کی حقیقت سے آگاہ کرے، اور وقف جیسے مقدس ادارے کے تحفّظ کے لیے متحد ہو کر اپنی سعی و جہد کو جاری رکھے۔

ناندیڑ میں مولوی زین الدین کی تعزیتی نشست کا انعقاد

ناندیڑ: (راست) زین الدین سر سماج کے لئے صدر مدرس ہوں گے لیکن میری نظر میں وہ شخصیت ساز ہستی تھے۔ ان کے ہاتھوں کئی نسلیں تیار ہوئی ہیں۔ مدینۃ العلوم ہائی اسکول کو مزید تعلیمی بلندی پر پہنچانے کے لیے اور ایک مولوی زین الدین کو پیدا ہونا ہوگا۔ ان خیالات کا اظہار عالمی تحریک کے مدیر اعلی الطاف ثانی صاحب نے 18 اپریل بروز جمعہ بوقت ٹھیک ساڑھے 8 بجے بمقام اردو گھر میں ایک تعزیتی نشست کے دوران کیا۔ مراٹھواڑہ علاقہ کی مشہور و معروف تعلیمی شخصیت مولوی زین الدین صاحب مرحوم کی یاد میں ایک تعزیتی نشست کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں مولوی صاحب کے شاگردوں اور ان سے قریبی تعلقات رکھنے والے دوست واحباب نے شرکت کی۔ اس علاوہ انکے فرزندان محمد محی الدین سر، محمد خلیل الدین سر، ڈاکٹر محمد صلاح الدین سر محمد منتجیب الدین، محمد شہاب الدین کے علاوہ خواتین بھی موجود تھیں۔ واضح ہو کہ اس نشست کی نظامت کے فرائض عالمی تحریک کے مدیر اعلی الطاف ثانی صاحب نے بخوبی انجام دے۔ مہمانان خصوصی میں حافظ عبدالرزاق، محمود علی سحر کے علاوہ شہر کے معزز اساتذہ، لیکچرار، سماجی 'مذہبی' سیاسی شخصیات نے بھی شرکت کی۔

پیر کو ضلع سطح پر خواتین لوک شاہی دن کا انعقاد

ناندیڑ، 19 اپریل: ۔ضلع سطح پر خواتین جمہوریت دن (لوک شاہی دن) پیر، 21 اپریل 2025 کو صبح 11 بجے ضلع کلکٹر ناندیڑ کی صدارت میں محصول پر بودھنی (ٹریننگ سینٹر) ایس بی آئی اے ٹی ایم کے پیچھے، ضلع کلکٹر آفس کمپلیکس، ناندیڑ میں منعقد کیا جا رہا ہے۔ 4 مارچ 2013 کے حکومتی فیصلے کے مطابق، ریاست کے تمام اضلاع میں ہر مہینے کے تیسرے پیر کو خواتین جمہوریت دن ضلع کلکٹر کی صدارت میں منایا جاتا ہے۔ اگر اس دن عام سرکاری چھٹی ہوتو اس کے بعد آنے والے کام کے دن کو خواتین جمہوریت دن کے طور پر منانے کا حکم دیا گیا ہے۔ متعلقہ کمیٹی کے اراکین اور حکومتی فیصلے میں مذکورہ متعلقہ محکموں کے افسران کی موجودگی ضروری ہے۔ نیز، مسائل سے متاثرہ اور مظلوم خواتین سے گزارش ہے کہ خواتین جمہوریت دن پر اپنے درخواستیں متعین فارمیٹ میں پیش کریں۔ یہ اپیل خواتین جمہوریت دن کمیٹی کے صدر اور ضلع کلکٹر ناندیڑ اور رکن سیکریٹری و ضلع خواتین و بچوں کی ترقی کے افسر ناندیڑ نے کی ہے۔

جامعہ ہمدرد کے وائس چانسلر پروفیسر ایم افشار عالم کی وزیر صحت ڈاکٹر پنکج کمار سنگھ سے ملاقات

نئی دہلی: جامعہ ہمدرد کے وائس چانسلر پروفیسر (ڈاکٹر) ایم. افشار عالم نے ا?ج ڈاکٹر عظمی بانو، صدر شعبہ اطفال، اسکول ا?ف یونانی میڈیکل ایجوکیشن اینڈ ریسرچ (SUMER) اور راجیو سنہا، مشیر وائس چانسلر کے ہمراہ دہلی حکومت کے معزز وزیر صحت و خاندانی فلاح و بہبود، ٹرانسپورٹ اور انفارمیشن ٹیکنالوجی ڈاکٹر پنکج کمار سنگھ سے ملاقات کی۔ اس ملاقات کا مقصد طب یونانی کے فروغ اور اس کی ترقی کے حوالے سے تبادلہ خیال کرنا تھا۔ اس موقع پر وائس چانسلر نے معزز وزیر کو جامعہ ہمدرد کے مختلف اسکولوں اور اداروں سے ا? گاہ کیا جو ملکی اور بین الاقوامی سطح پر صحت عامہ کے فروغ میں نمایاں کردار ادا کر رہے ہیں۔ پروفیسر ایم. افشار عالم نے طب یونانی کی افادیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ موجودہ دور کے صحت سے متعلق چیلنجز کا مو?ثر حل اس نظام طب میں موجود ہے۔ انہوں نے وزیر موصوف سے اس شعبے کے فروغ کے لیے رہنمائی اور تعاون کی درخواست کی۔ پروفیسر عالم نے اس بات پر زور دیا کہ حکومت دہلی کا تعاون جدت طرازی، تعلیمی معیار میں بہتری اور طلبا کو بااختیار بنانے میں اہم ثابت ہوگا، اور اس سے جامعہ ہمدرد کو روایتی طبی تعلیم میں عالمی رہنما بنانے کی سمت میں پیش رفت حاصل ہوگی۔ انہوں نے اس عزم کا اعادہ بھی کیا کہ جامعہ ہمدرد، حکومت دہلی کے ساتھ قریبی اشتراک سے کام کرنے کے لیے ہمہ وقت تیار ہے تا کہ مشترکہ اہداف و مقاصد کو حاصل کیا جا سکے۔ حکومت کی مستقل حمایت اور حوصلہ افزائی سے جامعہ ہمدرد تعلیم و تحقیق کے میدان میں نمایاں پیش رفت کرے گا۔ ا?خر میں پروفیسر ایم. افشار عالم نے ڈاکٹر پنکج کمار سنگھ کو جامعہ ہمدرد کے کیمپس کا دورہ کرنے کی باضابطہ دعوت دی تا کہ وہ اپنی آنکھوں سے اس عظیم ادارے کے قومی تعمیر اور صحت کے شعبے میں بالخصوص طب یونانی میں نمایاں کردار کا مشاہدہ کر سکیں۔

بنگال میں صدر راج نافذ کرنے وی ایچ پی کا احتجاج

ناندیڑ: مغربی بنگال میں ممتا بینرجی کی قیادت والی حکومت کے دور میں ہندوؤں پر مظالم ڈھائے جا رہے ہیں اور اقلیتی طبقہ کی بھرپور مدد کر رہی ہے ۔جس کی مذمت میں آج ضلع کلکٹر آفس کے روبرو وشو ہندو پریشد کی جانب سے زبردست احتجاجی مظاہر کیا گیا جس میں وی ایچ پی عہدیداران نے شرکت اور ڈپٹی کلکٹر مہیش وڈکر سے ملاقات کر کے میمورنڈم پیش کیا۔

اُدھو ٹھاکرے اور راج ٹھاکرے کا متحد ہو جانے کا اشارہ

مہاراشٹرا کے مفادات کے تحفظ کے لئے اختلافات کو پرے رکھنے پر آمادگی

ممبئی (آئی اے این ایس) ایک اہم پیشرفت میں رشتہ کے بھائیوں اُدھو ٹھاکرے اور راج ٹھاکرے نے جن کے تعلقات کشیدہ ہیں' ماضی کے اختلافات کو پرے رکھ کر مہاراشٹرا کے مفادات کے تحفظ اور مراٹھی زبان کی بقاء کے وسیع ترکاز کے لئے متحد ہونے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ شیوسینا یو بی ٹی کے سربراہ اُدھو ٹھاکرے اور مہاراشٹرا نونرمان سینا کے بانی راج ٹھاکرے نے مہایوتی حکومت کے مراٹھی اور انگریزی میڈیم اسکولوں میں اول تا پانچویں جماعت ہندی کو لازمی قرار دینے کے فیصلہ کی شدید مخالفت کی ہے۔ دونوں قائدین نے علیحدہ پلیٹ فارم سے کہا کہ وہ ریاست کی شناخت اور ثقافت جیسے اہم مسائل پر اشتراک کے لئے تیار ہیں۔ اداکار و ہدایت کار مہیش منجریکر کو انٹرویو میں راج ٹھاکرے نے کہا کہ اُدھو ٹھاکرے اور میرے درمیان اختلافات معمولی ہیں۔ ریاست مہاراشٹرا ان سے بہت بڑی ہے۔ یہ اختلافات مہاراشٹرا اور مراٹھی عوام کی بقاء کے لئے مہنگے پڑ رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ متحد ہونا مشکل نہیں' یہ عزم و حوصلہ کا معاملہ ہے۔ یہ صرف میری خواہش یا خودغرضی کی بات نہیں ہے۔ ہمیں بڑی تصویر دیکھنا ہوگا۔ مختلف سیاسی جماعتوں کے مراٹھا لوگوں کو متحد ہوکر واحد جماعت بنالینی چاہئے۔ راج ٹھاکرے نے کہا کہ میں نے شیوسینا اس وقت چھوڑی تھی جب میرے پاس ارکان پارلیمنٹ اور ارکان اسمبلی موجود تھے۔ میں نے تنہا پارٹی چھوڑنے کا فیصلہ کیا تھا کیونکہ میں بالا صاحب ٹھاکرے کے سوا کسی اور کے تحت کام کرنا نہیں چاہتا تھا۔ مجھے اُدھو کے ساتھ کام کرنے پر اعتراض نہیں۔ سوال یہ ہے کہ آیا فریق ثانی میں میرے ساتھ کام کرنے کا عزم و حوصلہ ہے؟ اگر ریاست مہاراشٹرا متحد ہونا چاہتی ہے تو اسے اس کا اظہار کرنا چاہئے۔ میں ایسے معاملوں میں اپنی اَنا کو آڑے آنے نہیں دوں گا۔ بھارتیہ کامگار سینا کی تقریب میں اُدھو ٹھاکرے نے ایسے ہی احساسات کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں معمولی اختلافات کو پرے رکھنے کے لئے تیار ہوں۔ تمام مراٹھا لوگوں سے میری اپیل ہے کہ وہ مہاراشٹرا کے مفاد میں متحد ہوجائیں لیکن ایک شرط ہے۔ ہم نے جب پارلیمنٹ میں نشاندہی کی تھی کہ صنعتوں کو مہاراشٹرا سے گجرات منتقل کیا جارہا ہے' اُس وقت ہم اگر متحد ہوجاتے تو ہم مہاراشٹرا کے لئے کام کرنے والی حکومت بناسکتے تھے۔ ہم وفاداریاں بدلتے نہیں رہ سکتے۔ ایک دن کسی کی تائید' دوسرے دن مخالفت اور پھر سمجھوتہ' یہ نہیں چلے گا۔ مہاراشٹرا کے مفادات کے خلاف کام کرنے والوں کا خیرمقدم نہیں کیا جائے گا۔ ایم این ایس جنرل سکریٹری سندیپ دیشپانڈے نے اس کا خیرمقدم کیا لیکن انہوں نے کہا کہ راج ٹھاکرے نے بجا پوچھا ہے کہ آیا فریق ثانی حقیقت میں اتحاد چاہتا ہے۔ یہ واضح ہونے تک بات چیت نامکمل رہے گی۔ ہم سبھی چاہتے ہیں کہ مہاراشٹرا کا بھلا ہو۔ شیوسینا یو بی ٹی قائد اور مہاراشٹرا قانون ساز کونسل میں قائد اپوزیشن امباداس دانوے نے کہا کہ مراٹھا عوام کے لئے تمام طاقتوں کا متحد ہوجانا اہم ہے۔ اُدھو اور راج دونوں بھائی ہیں' سیاسی تناظر مختلف ہوسکتا ہے لیکن رشتہ برقرار رہتا ہے۔

کنوٹ: پتھر سے کچل کر سمیر ابراہیم شاہ کا بے رحمانہ قتل

آپسی دشمنی کا شاخسانہ' ملزم سلمان خان گرفتار

کنوٹ: (اکرم چوہان) ایک پرانے تنازعے کے سبب 29 سالہ مزدور نے 26 سالہ مزدور نوجوان کو پتھر اور لکڑی سے پیٹ کر قتل کر دیا۔ یہ واقعہ شہر کے سبھاش نگر میں جمعہ 18 اپریل کو رات میں پیش آیا۔ قاتل مزدور کو پولیس نے حراست میں لے لیا ہے۔ کنوٹ کے سبھاش نگر میں سلمان خان رشید خان پٹھان کا کچھ دن پہلے مقامی باشندہ سمیر ابراہیم شاہ شیخ سے جھگڑا ہوا تھا۔ اس جھگڑے کا غصہ اپنے دل میں رکھتے ہوئے، سلمان خان نے جمعہ کی رات 10 بجے کے درمیان سمیر شیخ کو سبھاش نگر کے عوام کو سڑک پر دیکھ کر اس کے سر پر پتھر سے حملہ کیا اور لکڑی سے مارا، جس کے نتیجے میں وہ شدید زخمی ہوگیا تھا۔ علاج کیلئے عادل آباد منتقل کیا گیا تھا لیکن زخم اتنے گہرے تھے کہ آج نوجوان زخموں کی تاب نہ لا کر فوت ہوگیا۔ اس معاملے میں فریادی ابراہیم شیخ کی شکایت پر پولیس نے ملزم سلمان خان پٹھان کو ہفتہ 19 اپریل کو سبھاش نگر میں اس کے گھر سے گرفتار کر لیا۔ قتل کے الزام میں اس کے خلاف ہندوستانی قانون کی دفعہ ۱۰۳ (۱) کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ ملزم کو اتوار 20 اپریل کو عدالت میں پیش کیا جائے گا، اس طرح کی اطلاع تفتیشی پولیس انسپکٹر دیویداس چوپڑے نے دی۔

آئی پی ایل 2025: گجرات ٹائٹنس نے دلچسپ مقابلے میں دہلی کیپٹلز کو 7 وکٹوں سے دی شکست

جوس بٹلر کے ناٹ آوٹ 97 رنوں کی بدولت گجرات ٹائٹنس نے ا?ج دہلی کیپٹلز کو اپنے گھر میں 7 وکٹوں سے شکست فاش دے دی۔ دہلی کی طرف سے رکھے گئے 204 رنوں کے ہدف کا پیچھا کرنے اتر گجرات نے 3 وکٹ کے نقصان پر 4 گیندیں باقی رہتے جیت درج کر لی۔ گجرات کی ا?ئی پی ایل 2025 میں 7 میچوں میں یہ پانچویں فتح ہے۔ شبھمن گل کی کپتانی والی گجرات کے اب 10 پوائنٹس ہو گئے ہیں اور وہ پوائنٹس ٹیبل میں سب سے اوپر ہے۔ اس وقت 3 ٹیموں (دہلی، پنجاب اور گجرات) کے 10-10 پوائنٹس ہیں، لیکن بہتر رن ریٹ کی وجہ سے گجرات سب سے ا?گے ہے۔ ا?ج کھیلے گئے میچ میں 204 رنوں کے ہدف کا پیچھا کرنے اتری گجرات کی شروعات اچھی نہیں رہی تھی۔ ٹیم کا اسکور 14 رن تھا جب گجرات نے کپتان شبھمن گل کا وکٹ گنوا دیا۔ گل 5 گیندوں پر 7 رن بنا کر ا?و?ٹ ہوئے۔ اس کے بعد سلامی بلے باز سائی سدرشن 36 رن بنا کر پویلین لوٹے۔ گجرات نے 74 رنوں کے اسکور پر دوسرا وکٹ گنوایا، جبکہ شرفین رودرفورڈ 34 گیندوں پر 43 رن بنا کر تیسرے وکٹ کی شکل میں ا?و?ٹ ہوئے۔ جوس بٹلر 54 گیندوں پر 97 رن بنا کر اور راہل تیوتیا 3 گیندوں میں 11 رن بنا کر ناٹ ا?و?ٹ لوٹے۔ گجرات ٹائٹنس کو ا?خری اوور میں جیت کے لیے 10 رنوں کی ضرورت تھی۔ راہل تیوتیا نے اسٹارک کے اوور کی پہلی گیند پر چھکا اور دوسری گیند پر چوکا لگا کر میچ کو ختم کر دیا۔ دوسرے سرے پر بٹلر اپنی سنچری کا انتظار کرتے رہ گئے۔ اس سے قبل گجرات کے لیے تیز گیند باز پرسدھ کرشنا نے بہترین کارکردگی پیش کرتے ہوئے 4 اوورس میں 41 رن دے کر 4 کھلاڑیوں کو ا?و?ٹ کیا۔ پھر بھی کسی طرح دہلی کی ٹیم 8 وکٹ کے نقصان پر 203 رن بنانے میں کامیاب ہوگئی۔ دہلی کی طرف سے کپتان اکشر پٹیل نے 39 اور ا?شوتوش شرما نے 37 رنوں کا بہترین تعاون کیا۔ ٹرسٹن اسٹبس اور کرون نائر نے 31-31 رن بنائے۔ دیگر بلے بازوں میں کے ایل راہل نے 28 اور ابھشیک پوریل نے 18 رن اسکور کیے۔

صوفی تعلیمات کسی بھی قسم کے تشدد، امتیاز کو مکمل طور پر مسترد کرتی ہیں۔ ایل جی سنہا

سری نگر۔ 19 اپریل۔ ایم این این۔ جموں و کشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے ہفتہ کو ایس کے ا?ئی سی سی سری نگر میں صوفی ازم اور عالمگیر امن پر صوفی کانفرنس 'نور سماء' سے خطاب کیا۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے سنہا نے کہا، "سماج میں امن اور ہم آہنگی کے لیے تصوف سب سے طاقتور قوت ہے۔ تصوف کا مطلب ہے زندگی گزارنے کا ایک طریقہ۔ یہ پوری دنیا کے ساتھ محبت کا بندھن اور خدا کے ساتھ پیار بھرا رشتہ ہے۔ تصوف تفرقوں کو دور کرنے اور دلوں کو قریب کرنے کا بہترین فن ہے۔ تصوف باطنی تطہیر، محبت اور الٰہی کے ساتھ گہرے تعلق پر زور دیتا ہے۔ اس کا حتمی مقصد معاشرے میں بیداری کو فروغ دینا اور ہمدردی اور باہمی ربط کو فروغ دینا ہے۔ اس راستے پر سفر تمام پس منظر کے لوگوں کو متحد کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ سنہا نے کہا، "صوفی تعلیمات کسی بھی قسم کے تشدد اور امتیاز کو مکمل طور پر مسترد کرتی ہیں۔

ملک میں آمریت مسلط، دستور اور اقلیتوں کے وجود کو ختم کرنے کی کوشش

'ڈرومت' کا پیغام اپنائیں گے، اتحاد اور سالمیت کا مشعل لے کر آگے بڑھیں گے: ہرش وردھن

پونے: مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر ہرش وردھن سپکال نے کہا ہے کہ ملک میں جمہوریت اور دستور کو پس پشت ڈال کر آمریت نافذ کی جارہی ہے۔ آج ملک کا ہر طبقہ خوف اور دباؤ میں زندگی گزارنے پر مجبور ہے۔ برسراقتدار قوتیں معاشرے میں خوف کی فضا قائم کر رہی ہیں، لیکن ہمیں ڈگمگانا نہیں، بلکہ اتحاد اور سالمیت کا چراغ لے کر آگے بڑھنا ہے۔ راہل گاندھی کی 'بھارت جوڑو یاترا' کے دوران دیا گیا پیغام 'ڈرومت' آج ہر شہری کا نصب العین ہونا چاہیے۔ سپکال پونے میں منعقدہ 'مائناریٹی یوتھ پارلیمنٹ' سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں دستور کو غیر مؤثر بنانے اور اقلیتوں کو حاشیے پر ڈالنے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ اقلیتوں، کسانوں، بے روزگار نوجوانوں، خواتین، گھریلو خواتین حتیٰ کہ شری شیو راج کے پیروکاروں میں بھی خوف کا ماحول ہے۔ ہر طبقہ مہنگائی، عدم تحفظ اور آئینی حقوق کی پامالی سے پریشان ہے، لیکن افسوسناک بات یہ ہے کہ جو عناصر شری چھترپتی شواجی مہاراج جیسے عظیم رہنماو?ں کی توہین کرتے ہیں، ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہو رہی۔ سپکال نے زور دے کر کہا کہ اکثریتی سماج کو اقلیتوں کا تحفظ کرنا چاہیے، لیکن موجودہ حالات اس کے برعکس ہیں۔ ان حالات کا مقابلہ صرف اتحاد، یکجہتی اور قومی سالمیت کے جذبے کے ساتھ ہی ممکن ہے۔ انہوں نے اپنے خطاب کے اختتام پر ایک شاعرانہ انداز میں کہا کہ 'نظر کو بدلو تو نظارے بدل جاتے ہیں، سوچ کو بدلو تو ستارے بدل جاتے ہیں، کشتیوں کو بدلنے کی ضرورت نہیں، سمتوں کو بدلو تو کنارے بدل جاتے ہیں۔' پروگرام کے بعد میڈیا سے بات کرتے ہوئے سپکال نے ادھو ٹھاکرے اور راج ٹھاکرے کے ممکنہ اتحاد پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اگر یہ دونوں ایک ساتھ آتے ہیں تو اس کا خیر مقدم کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی مہاراشٹر کو مسلسل نقصان پہنچا رہی ہے، صنعتیں ریاست سے باہر جارہی ہیں، اور مہایوتی کی پالیسیاں مہاراشٹر کے مفاد کے خلاف ہیں۔ بی جے پی نہ صرف دستور کی مخالف ہے بلکہ مہاراشٹر کے مذہبی، لسانی اور تہذیبی اقدار کو بھی نقصان پہنچا رہی ہے۔ سپکال نے کہا کہ مہاراشٹر کی تہذیب شیو، شاہو، پھولے اور امبیڈکر کے نظریات پر مبنی ہے، جہاں سب کو ساتھ لے کر چلنے کی روایت ہے، لیکن بی جے پی اس روایت کو توڑنے کی کوشش کر رہی ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ راج ٹھاکرے کے حالیہ بیانات بھی اس حقیقت کی تائید کرتے ہیں۔ ہم کانگریس کے لوگ بھارت جوڑنے والے ہیں، خاندان توڑنے والے نہیں۔ اگر دو خاندان قریب آرہے ہیں تو اس پر اعتراض کی ضرورت نہیں، بلکہ اس کا خیر مقدم کیا جانا چاہیے۔

عرس شریف حضرت خواجہ بندہ نواز کا جلد آغاز

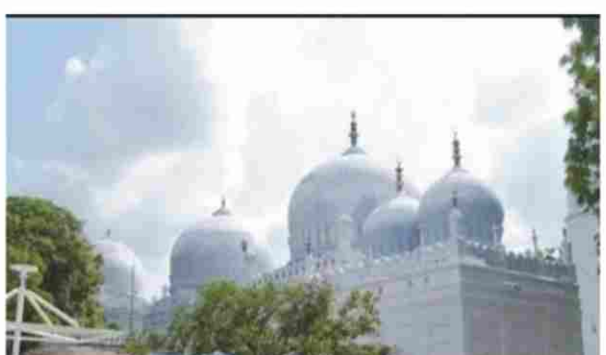

گلبرگہ (منصف نیوز بیورو) عرس شریف حضرت خواجہ بندہ نواز؟ کے آغاز سے ٹھیک ایک ماہ قبل جھیلہ مبارک کا آغاز ہوتا ہے۔ جھیلہ مبارک حضرت خواجہ بندہ نواز؟ کا جلوس 16 اپریل تاریخی محبوب گلشن سے برآمد ہوا۔ جلوس جھیلہ مبارک محبوب گلشن سے برآمد ہو کر جگت چوک، سوپر مارکٹ ہوتا ہوا مغرب کے وقت مسجد مارکٹ پہنچا اور بعد نماز عشا مارکٹ مسجد کے روبرو سے ہوتا ہوا صندل گلی پہنچا وہاں سے ہفت گنبد اور پھر گیارہ سیڑھی پر پہنچا۔ رات 30:10 بجے جھیلہ مبارک گیارہ سیڑھی پہنچا۔ گیارہ سیڑھی پر حضرت سید محمد علی الحسینی قبلہ سجادہ نشین بارگاہ حضرت خواجہ بندہ نواز؟ نے جھیلے مبارک کی کشتیوں کا استقبال کیا اور اپنے سر پر اٹھا کر اندرون بارہ دری روانہ کیا۔ جھیلے مبارک کو لیکر گنبد مبارک پر چڑھنے والے مشعل بردار اور پٹکا بردار کو حضرت سجادہ نشین کے دست مبارک سے شملہ پہنایا گیا اور شال پوشی کی رسم ادا کی گئی۔ پھولوں کے جھیلے مبارک کو کھول کر اس میں حضرت سید محمد علی الحسینی نے اپنے دست مبارک سے سونے کا بھاری کڑا باندھ دیا اور جھیلہ مبارک پٹکا بردار کی پیٹھ پر باندھ دیا گیا جسے لے کر وہ شخص مشعل بردار کے عقب میں گنبد مبارک پر چڑھ گیا اور کلس پر جھیلہ باندھ دیا۔ جب یہ دونوں نیچے اترے اس کے بعد فاتحہ خوانی ہوئی اور تبرکات تقسیم کیے گئے۔ بعد ازاں محفل سماع کا انعقاد عمل میں لایا گیا۔ مقبول بندہ نوازی، عتیق حسین بندہ نوازی، عادل حسین بندہ نوازی، محمد محبوب بندہ نوازی، پرویز نظامی حیدرآباد کے علاوہ محمد عبدالرؤف قوال خواجہ پارٹی اور اکبر قاسم قوال نے کلام پیش کیا۔

پونہ: سسون اسپتال کی رپورٹ ناقابل قبول، اسے نذرِ آتش کر دیا جائے

ایک بیٹی کی ہلاکت کے بعد بھی حکومت کی بے حسی شرمناک: سپریا سولے

پونے: نیشنلسٹ کانگریس شرد چندرا کی قومی صدر اور رکن پارلیمنٹ سپریا سولے نے سسون اسپتال کی رپورٹ پر شدید ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ دیناناتھ منگیشکر اسپتال میں پیش آئے واقعے کی جو رپورٹ جاری کی گئی ہے، وہ سراسر گمراہ کن اور ناقابل قبول ہے۔ یہ رپورٹ متاثرہ خاتون اور اس کے اہل خانہ کے زخموں پر نمک چھڑکنے کے مترادف ہے۔ ہم ایسی رپورٹ کو مسترد کرتے ہیں، بلکہ میں کہنا چاہوں گی کہ ایسی رپورٹ کو ردی کی ٹوکری میں پھینک دینا چاہیے یا پھر نذرِ ا? تش کر دینا چاہئے۔ پونے میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے سپریا سولے نے کہا کہ دیناناتھ منگیشکر اسپتال اور ڈاکٹر گھیساس کو بچانے کے لیے جان بوجھ کر ایک جانبدارانہ رپورٹ تیار کی گئی ہے۔ ہمارے پارٹی کے ساتھی پرشانت جگتاپ اس معاملے کو لے کر 24 اپریل کو ہائی کورٹ میں درخواست دائر کرنے جا رہے ہیں، جس پر میں ان کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ ایک بیٹی، بیوی یا ماں کی موت کے بعد بھی اگر حکومت اس قدر بے حس بنی رہے اور سچ کو چھپانے والی رپورٹیں تیار کرے، تو یہ انتہائی تشویشناک اور افسوسناک ہے۔ سپریا سولے نے مزید کہا کہ ہم یہ رپورٹ کسی بھی صورت میں قبول نہیں کریں گے۔ یہ رپورٹ نہ صرف جھوٹی ہے بلکہ انصاف کا مذاق اڑانے والی ہے۔ ہم متاثرہ خاتون کو انصاف دلانے کے لیے ہر ممکن قانونی جنگ لڑیں گے، اور جب تک انصاف نہیں ملتا، ہم خاموش نہیں بیٹھیں گے۔ حکومت اگر انسانیت بھول گئی ہے تو ہم نہیں بھولے۔ سپریا سولے نے کہا کہ ہمیں اس رپورٹ پر ذرہ برابر بھی بھروسہ نہیں ہے، اسی لیے ہم اس کی تفصیلات میں وقت ضائع نہیں کریں گے۔ ایک بہن کا قتل ہوا ہے اور ہم اس ریاست میں کسی اور بہن یا بیٹی کے ساتھ ایسا ہونے نہیں دیں گے۔ حکومت کی طرف سے ملزموں کو بچایا جارہا ہے، اور ہمیں انصاف کے لیے عدالتوں کا رخ کرنا پڑ رہا ہے۔ اگر ضرورت پڑی تو ہم سڑکوں پر بھی اتریں گے، لیکن قاتلوں کو سزا دلوا کر ہی دم لیں گے۔ سپریا سولے نے حکومت کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ اگر جھوٹ پر مبنی ایسی رپورٹیں تیار کی جاتی ہیں تو رپورٹ بنانے والوں کو بھی شریکِ جرم قرار دیا جانا چاہیے۔ یہ ملک دستور کے تحت چلتا ہے، اور آخرکار فتح سچ کی ہی ہوتی ہے، چاہے ظلم کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو۔ ہم نے بھیسے خاندان سے ملاقات کی ہے، تمام کاغذات کا بغور مطالعہ کیا ہے اور ہم اپنی بات پر پوری طرح قائم ہیں۔ یہ کوئی سیاسی مسئلہ نہیں بلکہ انسانیت کا مسئلہ ہے، اور ہم انسانیت کے ناتے یہ لڑائی لڑ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایک بیٹی کا قتل ہو جاتا ہے اور حکومت قاتلوں کے ساتھ کھڑی نظر آتی ہے، یہ ملک کے لیے انتہائی افسوسناک اور شرمناک بات ہے۔ ہم انصاف کے حصول تک اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ آ یڈیٹر: محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس آیکٹ 1867 کے مطابق آخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل آعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔